# فتح الصمد

بنظم

# أسماء الأسد

المعروف بلقب

## نظم الفقير الروحاني في رثاء الشيخ عبد الحق الحقاني

•


للعبد الفقير محمد موسى الروحاني البازي

(عفا الله عنه وعافاه)

استاذ الحديث والتفسير بالجامعة الاشرفية ـ لاهور باكستان


•


مؤتمر المصنفين

دار العلوم الحقانية ، اكوره خٹک ، پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

اَمَّابَعۡدُ۔ یہ چند فوائد ہیں قصیدہ رثائیہ = فتح الصمد بنظم اسماء الاسد ملقب بہ = نظم الفقیر الرّوحانی فی رثاء الشیخ عبد الحق الحقانی = کے پڑھنے سے قبل ان کا مطالعہ کرنا موجب بصیرت و دافع اشکالات ہے۔ ان فوائد کے مطالعہ کے بغیر قصیدہ ہذا کے پڑھنے والے کو کئی اشکال درپیش ہو سکتے ہیں

**فائدہ ۱** = عربی زبان سلطان لغات و امیر السنہ ہے۔ اُس کے خصائص و فضائل بے شمار ہیں۔
عربی زبان کے بیشمار خصائص اور فضائل میں سے ایک خاص فضیلت اُس کی وسعت ہے۔ اس کا دائرہ الفاظ و کلمات نہایت وسیع ہے۔

بعض اشیاء کے عربی زبان میں بیسیوں بلکہ سینکڑوں نام ہیں مثلاً عربی زبان میں تلوار کے تقریباً پچاس نام ہیں اور شہد کے اسی نام ہیں۔ ابن خالویہ نے سانپ کے ناموں میں مستقل رسالہ لکھا ہے جس میں سانپ کے تقریباً دو سو نام جمع ہیں۔

اسی طرح ابن خالویہ اور علامہ صاغانی نے شیر کے اسماء میں مستقل کتابیں تالیف کی ہیں۔ یہ کتب اس وقت دنیا میں مفقود اور عنقاء ہیں۔ ان کتابوں کے صرف نام بعض کتابوں میں ملتے ہیں۔

علامہ دمیری نے حیاۃ الحیوان میں لکھا ہے کہ ابن خالویہ کے قول کے مطابق شیر کے پانچ سو اسماء ہیں اور بعض ائمہ لغت نے شیر کے مزید ایک سو تیس اسماء ذکر کیے ہیں۔

جس زبان میں ایک شے کے کئی سو اسماء ہوں اُس زبان کے الفاظ و کلمات کا دائرہ وسعت عقل سے باہر ہے۔ صاحب قاموس نے اس سلسلہ میں ایک عجیب و لطیف کتاب لکھی ہے اس کا نام ہے الروض المسلوف فیما لہ اسمان الی ألوف۔

**فائدہ ۲** = میرا یہ قصیدہ رثائیہ بے نظیر و بے مثال ہے۔
قصائد سلف و خلف میں اس کی مثال کسی کی نظر سے نہیں گزری ہوگی۔

اِس قصیدے میں چھ سَو سے زیادہ اسماء اَسد و متعلقاتِ اسماءِ اسد جمع ہیں۔
کسی قصیدہ میں اتنے اسماء جمع کر کے موزون و منظوم کرنا نہایت مشکل اور بہت دشوار کام ہے۔
الحمدللہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی توفیق بخشی۔ فللہ الحمد والمنّۃ
اُمید ہے کہ اس قصیدہ کے مطالعہ سے اور پڑھنے سے شائقینِ علمِ ادب کی معلومات میں بیش بہا اضافہ ہوگا۔

**فائدہ ۳** ۔ قصیدۂ ہذا میں مذکور اسماءِ اسد کا مصداق اور محمل حضرت العلامہ شیخ المشائخ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ انسان پر شیر کا اور شیر کے اسماء کا اطلاق بطورِ مدح وثناء کے عقلاً و لغۃً وعُرفاً و شرعاً بطریقۂ تشبیہ اور استعارہ کے باذکرِ حرفِ تشبیہ اور بغیر ذکرِ حرفِ تشبیہ عرب و عجم میں رائج ہے اور اس اطلاق سے مُشبّہ کے کمالات و اَوصافِ عالیہ کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں ۔ زیدٌ کالاَسَدِ" یعنی زید شیر جیسے ہے و" زیدٌ اَسَدٌ" یعنی زید شیر ہے۔
شرعاً بھی کسی انسان پر شیر کا اطلاق یا شیر کے نام سے اس کی تلقیب جائز بلکہ مُستحسن ہے اور موجبِ فخر و مسرت ہے۔
دیکھیے نبی علیہ السلام نے اپنے عمّ حمزہ رضی اللہ عنہ کا لقب اَسدُ اللہ رکھا تھا، اَسدُ اللہ کا معنی ہے خُدا کا شیر۔ بعض روایات میں ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا لقب اَسدُاللہ الغالب رکھا گیا تھا۔
صحیح مُسلم میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مسند احمد میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت موجود ہے جسمیں اُبو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اَسدُاللہ کا اطلاق کیا گیا ہے۔ اسی طرح اور کُتبِ حدیث میں بھی یہ روایت موجود ہے۔ یہ روایت سلَبِ مقتول سے متعلق ہے۔ بعض روایات کے الفاظ یُوں ہیں۔ فقال ابوبکر رضی اللہ عنہ کلّا واللہ لا نعطیہ لأُضَیبِعٍ من قریش وندع اَسَدًا من اُسداللہ یقاتل عن اللہ ورسولہ۔
اسی طرح ہر زبان اور قوم کا حال ہے، ہمارے زمانے کا حال بھی ایسا ہی ہے۔ چنانچہ جب کسی انسان کی عظمت اور غایت بلندی کا بیان مقصود ہو تو کہتے ہیں کہ یہ شخص قوم کا شیر ہے یا مُلک کا شیر ہے یا شیرِ علم ہے یا شیرِ اِلٰہی ہے یا دین کا شیر ہے یا اسلام کا شیر ہے۔

عجمی اضافت وترکیب والے مشہور زمانہ محبوب ومقبول دو نام سب کو معلوم ہیں یعنی شیر احمد اور شیر محمد۔

**فائدہ ۴** = نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے دو چچے شیر کے نام سے موسوم تھے یعنی حمزہ اور عباس رضی اللہ عنہما، حمزہ اور عباس شیر کے اسماء میں سے ہیں۔ شیر کے لیے یہ شرف اور عظمت کافی ہے کہ سیدِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دو جلیل القدر عم اس کے اسماء سے موسوم تھے، اور سیدِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز کئی مرتبہ انھیں حمزہ وعباس ہی کے نام سے یاد فرمایا کرتے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بھی شیر کے اسم حَیۡدَرَۃ سے موسوم تھے اور فخر ومباہات کے وقت اپنے اس اسم کو بطورِ فخر ذکر کیا کرتے تھے۔ جنگِ خیبر میں مُرحّب یہودی کے مقابلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بطورِ فخر فرمایا کہ میں حیدرہ (شیر) ہوں۔ میری ماں نے میرا یہ نام رکھا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جنگِ خیبر میں بطورِ فخر یہ شعر پڑھے۔

= انا الذی سَمّتنی اُمّی حَیۡدَرَہ     کلَیۡثِ غاباتٍ کَرِیۡہِ المنظَرَہ =

= اَکِیۡلُھم بالسَّیۡفِ کیلَ السَّنۡدَرَہ =

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ کسی شخص کا شیر کے اسم سے موسوم ہونا یا ملقّب ہونا صحابہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک اور اسلام میں اور سارے عرب میں نہایت فخر اور مسرّت کا باعث تھا۔

کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی پیدائش کے وقت آپ کے والد ابُو طالب غائب تھے تو والدہ نے انھیں اپنے باپ کے نام کی رعایت سے اسد یا حیدرہ سے موسوم کیا، آپ کی والدہ فاطمہ بنت اسد کے باپ کا نام اسد تھا۔ سفر سے واپسی پر ابُو طالب نے آپ کا نام عَلِیّ رکھا۔

**فائدہ ۵** = کُتبِ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیر کے اسماء سے موسوم یا موصوف یا ملقب ہونا ہر زمانہ میں اور ہر قوم میں خصوصاً عرب میں نہایت مستحسن سمجھا جاتا تھا اور آج کل بھی مستحسن سمجھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے عرب میں کئی اشخاص اپنے بیٹوں کو شیر کے نام سے موسوم کرتے تھے، چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں کئی افراد شیر کے مختلف ناموں سے موسوم تھے مثلاً اسامہ، حمزۃ، عباس، حیدرہ یعنی علی بن ابی طالب، مرثد، حارث، عابس، عنبس، عنبسۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ یہ سب شیر کے اسماء (نام) ہیں۔ عابس چار صحابہ کا۔ عنبس ایک یا دو کا اور عبّاس تقریباً گیارہ صحابہ کا نام ہے،

عَنبَسَۃ سے تین³ سے زیادہ صحابہؓ موسوم ہیں، اسامۃ سے تقریباً سات صحابہؓ موسوم ہیں۔ اَسَد بارہ¹² صحابہؓ کا نام ہے، حمزۃ سے چھ⁶ صحابہؓ موسوم ہیں۔ بعض ائمہ نے چھ سے زیادہ ذکر کیے ہیں، حارث تقریباً ایک سَو ستاون¹⁵⁷ صحابہؓ کا نام ہے۔ حارث شیر کے مشہور اسماء میں سے ہے۔

استقصاء مقصود نہیں۔ بطورِ نمونہ صرف چند اسماء کا ذکر کیا گیا۔

**فائدہ ۶** = قصیدہ ہٰذا میں مذکور اسمائے اسد میں سے بعض کے ساتھ تاء ملحق ہے مثل حَیْدَرَۃ حَمزَۃ، ھَرثَمَۃ، عَنبَسَۃ، قَسْوَرَۃ، ضُبارِمَۃ، ھَوَّاسَۃ، فُصافِصَۃ، رَزَّامَۃ وغیرہ وغیرہ۔ یہ اسماء ذوات التاء مذکّر ہی ہیں نہ کہ مؤنث۔ لہٰذا کسی مرد پر بمقام مدح وثناء میں ان ذوات التاء اسماء اسد کے اطلاق میں کوئی اشکال نہیں ہے۔

کلامِ عرب میں نظماً ونثراً رجال (مرد) کی مدح وثناء میں ذوات التاء اسماء اسد کا استعمال رائج وشائع ہے۔ اس تاء کے بارے میں یہ تنبیہ ضروری ہے کہ یہ تاء تانیث نہیں ہے تاکہ رجال پر ان اسماء کے اطلاق میں اشکال پیدا ہوجائے بلکہ وہ تاء مبالغہ ہے مثل رجل علّامۃ ای کثیر العلم ورجل راویۃ ای کثیر الروایۃ۔

یا یہ تاء نقل من الوصفیۃ الی الاسمیّۃ کے لیے ہے، یا یہ تاء وحدت ہے یعنی وہ جو جنس اور واحد جنس کے فرق پر دالّ ہوتی ہے مثل تمر وتمرۃ وبقر وبقرۃ، یا یہ تاء علامتِ تذکیر ہے مثل تاء عددِ ثلاثۃ تا عشرۃ۔ کہتے ہیں ثلاثۃُ رجالٍ بالتاء = یعنی مذکر کے لیے تاء لازمی ہے اور کہتے ہیں = ثلاثُ نِسوَۃٍ = بغیر التاء، یعنی مؤنث کے لیے تاء کے بغیر یہ عدد مستعمل ہوتا ہے۔

حافظ سیوطیؒ ہمع الھوامع ج ۲ صفحہ ۱۷۱ پر لکھتے ہیں انواعِ تاء بیان کرتے ہوئے وقد یلحق التاء للدلالۃ علی التذکیر کما فی الاعداد من ثلاثۃ الی عشرۃ، انتہیٰ۔

بہرحال یہ اسماءِ اَسد جو ذوات التاء ہیں مذکّر پر اور بطور استعارہ ومجاز مرد پر ان کے اطلاق کا صحیح ہونا شک وشبہ سے بالا ہے۔ اہلِ لغت نے تصریح کی ہے کہ یہ اسماء مذکّر ہیں نیز ان کی طرف ضمیر مذکر راجع ہوتی ہے۔ نیز ان کی صفت مذکر ہی مستعمل ہوتی ہے کما لایخفٰی علیٰ من طالع کتب الادب۔ اس لیے عرب بمقامِ مدح وتسمیہ میں استعارۃً وتشبیہاً مرد کو ان سے موصوف وموسوم کرتے رہتے ہیں۔ نیز حضرت علی اور

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کا حیدرۃ وحمزۃ سے اور اسی طرح بعض صحابہؓ کا عنبسۃ سے موسوم ہونا ان اسماء کے مذکّر ہونے کی واضح دلیل ہے۔ اگر یہ اسماء مؤنث ہوتے اور تانیثِ مسمّیٰ پر دالّ ہوتے تو ان سے مرد موسوم نہ ہوتے۔

الغرض یہ اسماء ذوات التاء بلاریب مذکر ہی ہیں اور ان میں تاء کا وجود تانیث کی علامت نہیں ہے تاء کئی الفاظ میں تانیثِ مسمّیٰ کی بجائے صرف تانیثِ لفظی کے لیے مفید ہوتی ہے مثل نملة وبقرة۔ اور بعض الفاظ میں تو تاء تانیث لفظی کے لیے بھی مفید نہیں ہوتی مثل علّامة و راوية وحُجّة و رُحلة و داهية وباقعة۔ بڑے عالم کی مدح میں کہتے ہیں عالمٌ حُجّةٌ وعالمٌ رُحلةٌ۔ یعنی وہ حُجّت ہے مسائل میں اور لوگ دُور دراز علاقوں سے اس کے پاس آتے ہیں۔ لفظِ رَبْعة (درمیانے قد والا) بھی ایسا ہی ہے، درمیانے قد والے مرد کے بارے میں کہتے ہیں رجلٌ رَبْعة ومَربوع۔ شمائل ترمذی کی حدیث ہے کان رسول الله صلى الله عليه وسلّم رَبْعَةً یعنی نبی علیہ السّلام متوسّط قد والے تھے نیز نہایت دانا و ذہین مرد کی مدح میں کہتے ہیں رجلٌ داهيةٌ وباقعةٌ۔ پس حُجّة۔ رُحلة رَبْعة۔ باقعة۔ داهية میں تاء موجود ہے لیکن مرد پر ان کا اطلاق ہوتا ہے چند سطور قبل معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک نام حیدرۃ تھا حیدرۃ میں تاء ہے۔ اسی طرح حمزة میں بھی تاء ہے اور یہ نبی علیہ السلام کے چچے کا نام ہے۔ اگر یہ تاء تانیث کے لیے ہوتی تو حمزۃ وحیدرۃ سے مَرد موسوم نہ کیے جاتے۔

بہرصورت یہ اسماء ذوات التاء مادۂ شیر کے لیے وضع نہیں ہیں اور نہ مادہ شیر کے ساتھ وہ مختص ہیں۔ لہٰذا قصیدۂ ہٰذا میں مرد کے لیے ان ذوات التاء اسماء کے استعمال سے اور مَرد پر ان کے اطلاق سے کوئی اشکال پیدا نہیں ہوتا۔

مادۂ شیر کے لیے چند خاص نام ہیں، یعنی اللبؤة = بلغاتها الكثيرة = العِرْس بکسر العین وسکون الراء۔ ان دونوں کا معنی ہے شیر کی مادہ ای اُنثیٰ الاسد۔ والخُنابِسة ،یعنی حاملہ شیرنی۔ اُمّ القَشْعَم = اُمّ الحارث = الأَسَدَة وغیرہ =

**فائدہ ۷** = اسماء اَجناس وأعلام کے بارے میں مُسلّم قانون ومعروف ضابطہ ہے کہ ان میں صرف

مدلول ومسمّٰی پر دلالت مقصود ہوتی ہے اور ان کے اطلاق و استعمال سے صرف مسمّٰی اور مصداق کا امتیاز مطلوب ہوتا ہے۔ بوقت استعمال و اطلاق ان کا اشتقاقی معنی مُراد نہیں ہوتا اور نہ اشتقاقی معنی کی طرف اشارہ مقصود ہوتا ہے۔ ورنہ بہت سے اسماء میں اشکالِ معنوی پیدا ہوگا اور اپنے اپنے مدلول و موضوع لہٗ معنی پر ان کا اطلاق وحمل مشکوک ہوجائے گا۔

دیکھئے عربی میں سانپ کے ڈسے ہُوئے کو سلیم اور جنگل یعنی درندوں کے مسکن کو مفازة کہتے ہیں، اپنے معنی موضوع لہٗ پر دونوں لفظوں کے اطلاق اور حمل میں کوئی کُھجھلک نہیں ہے لیکن اگر اشتقاقی معنی و مأخذ کی رعایت اور تصوّر کیا جائے تو پھر اپنے موضوع لہٗ پر ان کی دلالت مشکل ہوگی، کیونکہ سلیم کا مأخذ سلامة ہے اور مفازة کا مأخذ فوز (کامیاب ہونا) ہے اور ظاہر ہے کہ جنگل یعنی درندوں کا مسکن کامیابی کی جگہ نہیں بلکہ اس میں بیشمار خطرات درپیش ہوتے ہیں، اسی طرح سانپ کا ڈسا ہُوا سلامتی سے بہت دُور ہوتا ہے۔ یہ ایک تمہید کا بیان تھا۔

اس تمہید کے پیشِ نظر میں کہتا ہُوں کہ قصیدہ ہٰذا میں اسماءِ اَسد کا ذکر صرف اس لحاظ سے ہے کہ وہ شیر کے اسماء ہیں اور ان سے شیر ہی کے معنی پر دلالت اور اطلاق مُراد ہے (اور پھر بطورِ تشبیہ یا استعارہ و مجاز کے مدح و ثنا کی خاطر ان کا اطلاق حضرت مولانا شیخ الحدیث مرحوم پر ہُوا ہے) ان اسماءِ اَسدیّہ میں یہاں پر اشتقاقی معنی ملحوظ و مُراد نہیں ہے اور نہ اشتقاقی مأخذ و مفہوم کی طرف ان میں اشارہ مقصود ہے تمام اسماءِ اَجناس و اَعلام کے بارے میں مذکورہ صدر مسلّم و معروف قانون وضابطے کے مطابق یہ اسماء اِس قصیدہ میں مستعمل ہُوئے ہیں۔ ان میں اشتقاق کی رعایت اور تصور ہرگز درست نہیں ہے ورنہ بہت سے اسماء کے اطلاق میں باعتبار معانی و مفاہیم بڑا اشکال پیدا ہوگا اور اپنے مدلول و موضوع لہٗ پر ان کا اطلاق اور حمل مشکوک ہوجائے گا۔

دیکھئے۔ عبّاس شیر کا نام ہے اور شیر ہی کی مناسبت سے بطور مدح و تعظیم کے نبی علیہ السّلام کے چچا حضرت عبّاس رضی اللہ عنہ اس سے موسوم تھے۔

لیکن اشتقاق از مأخذ سے یہ نام موجبِ ہجو و مستلزمِ مذمّت و قباحت ہے اور قبیح معنی والا نام شرعًا و عُرفًا مستحسن شمار نہیں ہوتا، عبّاس کا مأخذ عَبَس ہے اور عَبَس کا معنی ہے تُرش رُو ہونا، چیں بجبیں

ہونا، اور شریعتِ اسلامیہ میں طَلاقتِ وَجہ (کشادہ رُوئی) مَامُور ہے اور عبوستِ وَجہ (تُرش رُوئی) مستنکرہ ہے۔

اسی طرح حمزۃ شیر کا نام ہے، یہ نبی علیہ السلام کے چچا سید الشہداء کا نام ہے۔ اشتقاقی معنی کی رعایت و تصور کے بغیر صرف شیر پر دلالت اور اس کے نام ہونے کی وجہ سے یہ نہایت پیارا نام مستحسن محبوب اور موجبِ مدح و ثنا والا نام شمار ہوتا ہے لیکن اشتقاقی معنی اور اس کے مَاخذ کے مفہوم کا اگر تصور کیا جائے تو اس نام میں کوئی خوبی باقی نہیں رہتی بلکہ وہ قبیح اسماء میں داخل ہو جاتا ہے۔ حمزۃ کا مَاخذ حمز ہے حمز کا معنی ہے کسی بدذائقہ تُرش چیز کا زبان پر بُرا اثر ڈالنا یعنی چرپراہٹ ڈالنا۔

الغرض مذکورہ صدر قانون وضابطہ کے پیشِ نظر اس قصیدۂ رثائیہ میں بطور مدح و ثنا شیر کے اسماء کا استعمال ہوا ہے۔

لہٰذا اِس قصیدے کے قاری و ناظر کو چاہیئے کہ اس کے پڑھنے اور مطالعہ کے وقت حضرت شیخ محترم شیخ الحدیث مرحوم پر اسماءِ اَسد (شیر کے نام) کے اطلاق وحمل میں مذکورہ صدر ضابطہ و قانون کو مدِ نظر رکھے۔ اور اشتقاقی معنیٰ اور مَاخذ کے مفہوم سے قطع نظر کرے۔ کیونکہ اس قصیدہ میں ان اسماء کا ذکر صرف اس غرض سے کیا گیا ہے کہ وہ صرف اَسد کے معنی (شیر) پر دلالت کرتے ہیں۔ البتہ جن اسماءِ اسد میں شیر پر دلالت کے ساتھ ساتھ اشتقاقی معنی بھی متبادر الی الذہن ہو اور مَاخذِ اشتقاقِ اسم کی طرف ذہن کا انتقال تقریباً لازم یا غالب ہو اور مَاخذِ اشتقاق کا مفہوم بظاہر نامناسب ہو اور کسی بزرگ انسان پر ان کا اطلاق وحمل موجب مدح ہونے کی بجائے مُوہِم سُوءِ ادب ہو مثل جاھل، کلب، شتیم، مُشتّم، عجوز، جِروٌ عفریت، حیّۃ الوادی، مُزمِل، اخنس، کرِیہ (یہ سب شیر کے اسماء ہیں) تو اِس قِسم کے اسماء کا اطلاق قصیدۂ ہٰذا میں اَعداءِ دین و فُسّاق پر کیا گیا ہے۔

اسی طرح مادہ یعنی شیرنی سے مختص اسماء مثل لبوۃ، عِرس، خُنابسۃ (حاملہ شیرنی) اُمّ القشعم، اُمّ الحارث وغیرہ اَسماء کا مِصداق بھی اَعداءِ دینِ اسلام ہی کو بنایا گیا ہے۔

دیکھئے۔ وکنتَ تجاھِد الفسّاقَ الخ شعر ۱۵۵ تا ۱۶۳۔

**فائدہ ۸** = اس قصیدہ میں مذکور اسماءِ اَسد عموماً اَخبار ہیں مبتدأ مذکور یا مبتدأ محذوف کیلئے۔

مبتدأ محذوف ضمیر "ھو" ہے جو مرثی یعنی حضرت شیخ الحدیث مرحوم کو راجع ہے، نیز یہ از قبیل عَدّ الاسماء والاَوصاف بھی ہیں اور مبتدأ واحد و موصوف واحد کے اوصاف کثیرہ و اخبار کثیرہ کے ذکر اور طریقۂ عدِ اسماء و اَوصاف میں ترکِ حرفِ عطف بھی جائز ہے اور ذکرِ حرفِ عطف بھی درست ہے۔ بالفاظِ دیگر ایسے موقع پر دونوں طریقے یعنی ذکرِ حرفِ عطف و ترکِ حرفِ عطف کلامِ فصیح و بلیغ میں عند القدماء والمتأخرین رائج و شائع ہیں اور دونوں طریقے بلیغ و مستحسن سمجھے جاتے ہیں۔ چنانچہ قصیدۂ ہذا میں بھی اسماءِ اَسد کے ذکر میں ان دونوں طریقوں پر عمل کیا گیا ہے۔ گاہے حرفِ عطف ذکر کیا گیا اور گاہے ترک کیا گیا۔

اسی طرح قصیدہ ہذا میں مذکور دیگر اوصافِ مدح و احوالِ ثنا میں بھی مذکورہ صدر معروف و مسلم عند البلغاء طریقے پر عمل کیا گیا ہے کیونکہ وہ بھی اسماءِ اَسد کی طرح یا تو اخبار ہیں یا صفات و نعوت۔ چنانچہ گاہے ان اوصاف و احوال میں ذکرِ حرفِ عطف پر اور گاہے ترکِ حرفِ عطف پر عمل کیا گیا۔ نیز اسماءِ اَسد کی مناسبت و جوار کے پیشِ نظر دیگر اوصافِ مدحیّہ میں ترکِ حرفِ عطف کے طریقہ پر عمل مزید مقبول و مستحسن شمار ہوگا۔

**فائدہ ۹** = بعض اسماءِ اَسد غیر منصرف ہیں مثل اُسامۃ۔ فرافِصۃ۔ اور غیر منصرف پر دخولِ تنوین و جرّ اگرچہ ضرورتِ شعری کی وجہ سے عند القدماء والمتأخرین رائج ہے لیکن قصیدۂ ہذا میں اس ضرورتِ شعری سے حتی الوسع اجتناب و احتراز کیا گیا ہے۔ اس لیے اسماءِ غیر منصرفہ کو عموماً مضاف کرکے مستعمل کیا گیا ہے مثل فُرافِصۃ المُھَیمِن، اُسامۃ رَبّنا =

**فائدہ ۱۰** = قصیدۂ ہذا غریب و بدیع طریقۂ ارتقاءِ تدریجی پر اور تفنّنِ بیان و تنوّعِ اسلوب پر مشتمل ہے۔ چنانچہ اولاً مطلق اشعارِ مدح و رثاء کا ذکر ہے پھر ساتویں شعر کے کلمۂ قافیہ میں بطریقِ بدیع ذکرِ اسماءِ اَسد کی طرف انتقال کیا گیا ہے۔ پھر آٹھویں شعر کے مصرعۂ ثانیہ جو دو اسماءِ اسد پر مشتمل ہے اس انتقالِ بدیع کا بدیع و حسین و مربوط تتمہ ہے۔ پھر اسماءِ اسد پر مشتمل صرف دو اشعار کا ذکر ہے نہ کہ زیادہ اشعار کا۔ پھر رجوع الی اوصاف المدح کے طور پر ایک شعر کا ذکر ہے تاکہ محض اوصافِ مدح سے یکلخت انتقال نہ ہو جائے۔ اوصافِ مدحیّہ کے یکلخت ترک سے ذہن پر بوجھ پڑ سکتا ہے اس لیے رجوع پر عمل کیا گیا۔

پھر اسماءِ اسد پر مشتمل تین اشعار کا ذکر ہے، پہلے اسماءِ اَسد کے دو اشعار تھے اور اب تین کر دیے گئے تاکہ اسماءِ اسد والے اشعار میں تدریجی زیادت اور تدریجی ارتقاء سے قاری و ناظر کا ذہن آہستہ آہستہ و تدریجاً

تصوُّرِ اسمارِ اُسد سے مانوس اور وابستہ ہوتا جائے۔

پھر محض اوصافِ مدحیہ (خالی از اسمارِ اسد) کی طرف حسبِ اشتیاقِ ذہنِ ناظر و قاری رجُوع کر کے چار اشعار کا ذکر ہے۔

پھر چار اشعار (پہلے تین اشعار تھے) اسمارِ اسد والے ہیں =

پھر محض اوصافِ مدح (خالی از اُسمارِ اسد) پر مشتمل پانچ اشعار کا ذکر ہے =

پھر چھ اشعار (پہلے چار تھے) وہ ہیں جو اسمارِ اسد و اسمارِ متعلقاتِ اُسد پر مشتمل ہیں۔

پھر تین اشعار وہ ہیں جو اسمارِ اُسد کے ذکر سے خالی ہیں اور دیگر احوال و اوصافِ ثنا و تعریف پر مشتمل ہیں۔ بعدہ پانچ اشعار وہ ہیں جو اسمارِ اسد پر مشتمل ہیں۔

بعدہ چار اشعار اسمارِ اسد سے خالی ہیں۔

بعدہ سات اشعار اسمارِ اسد پر مشتمل ہیں۔ وعلیٰ ہٰذا القیاس. کبھی اسمارِ اسد والے اشعار کا اور کبھی دیگر احوال و اوصاف والے اشعار کا ذکر ہے۔

**فائدہ ۱۱** = برائے تعمیمِ فائدہ و تسہیلِ فہم اس قصیدے کے ساتھ اس کا اُردو ترجمہ بھی پیشِ خدمت ہے. ترجمہ کے بارے میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ متعدد اشعار میں تحت اللفظ ترجمہ کی بجائے مُرادی ترجمہ پر اکتفار کیا گیا ہے۔

یہ قصیدہ غریبہ عجیبہ بحرِ وافر مثمّن سے ہے۔ بحرِ وافر کا مشہور وزن چھ بار مفاعلتن ہے۔ یعنی یہ بحر عموماً مسدّس میں مستعمل ہوتا ہے تاہم مثمّن بھی مستعمل ہوتا ہے۔ قصیدۂ ہٰذا میں یہ بحر مثمّن ہے۔ کئی بحورِ مُسدسہ کا مثمّن مستعمل ہونا شعرار و بلغار کے نزدیک رائج و مقبول ہے۔

حافظ شیرازیؒ کے مشہور دیوان کا پہلا حصّہ اور پہلے شعر کا پہلا مصرع عربی و مثمّن ہے. وہ شعر یہ ہے ؎

الَا یَا اَیُّھَا السَّاقِی اَدِرْ کَأْسًا وَّ نَاوِلْھَا

کہ عشق آساں نمود اوّل ولے افتاد مُشکلہا

یہ مصرع بلکہ یہ ساری ابتدائی نظم بحرِ ھزج مثمّن میں سے ہے۔ بحرِ ھزج عموماً مسدّس ہوتا ہے یعنی اس کا وزن ہوتا ہے مفاعیلن چھ مرتبہ۔

لیکن دیوانِ حافظ شیرازی کی پہلی نظم بحرِ ہزج مثمن سے ہے یہ بھی ممکن ہے کہ یہ بحرِ وافر مثمن سے ہو۔
میرے اِس قصیدہ کے بارے میں قارئین یہ بات ملحوظِ نظر رکھیں کہ جابجا اس میں مفاعلتن بسبب عصب کے مفاعیلن ہوگیا ہے۔ عَصْب کا معنی ہے اِسکانُ حرفٍ خامسٍ متحرّكٍ۔ اسی طرح حسب قوانینِ علم عروض اس میں بعض دیگر تصرّفات از قبیل زحاف وعلل بھی واقع ہُوئے ہیں۔

**فائدہ ۱۲** = یہ امر نہایت مسرّت وخوشی کا باعث ہے کہ بندہ عاجز اس قصیدہ کے نظم وتہذیب سے حرم شریف میں اقامت کے دوران فارغ ہُوا۔ یعنی منیٰ میں مسجد خیف کے قریب رابطۂ عالم اسلامی کے دار الضیافۃ میں بروز سبت وبتاریخ ۱۲؍ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ مطابق ۱۳؍ جون ۱۹۹۲ء اس قصیدہ کی ترتیب ونظم کی تکمیل ہوئی۔

اِس وقت یہ بندۂ عاجز حج مبارک کے سلسلے میں اپنے کنبہ سمیت رابطۂ عالم اسلامی کے دار الضیافۃ میں مقیم ہے۔ اِس وقت میرے پاس کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔ سفر کی وجہ سے اور لوگوں کے شدید ازدحام کی وجہ سے کسی کتاب کا حصول نہایت مشکل کام ہے۔

اس قصیدہ کا نام رکھتا ہوں۔ فتح الصّمد بنظم أسماء الأسد۔

اور لقب وعُرف = نظم الفقیرِ الرّوحانی فی رثاء الشیخ عبد الحق الحقانی = رکھتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

نزیلِ منیٰ۔ الفقیر محمّد موسیٰ الرُّوحانی البازی عفا اللہ عنہ

استاذ الحدیث والتفسیر بالجامعۃ الاشرفیّۃ

لاہور۔ پاکستان

یوم السبت ۱۲ ذوالحجہ ۱۴۱۲ھ

بسم الله الرحمن الرحيم

# فتح الصمد بنظم اسماء الأسد

## نظم الفقير الروحانى فى رثاء الشيخ عبدالحق الحقانى

قصيدة فريدة لانظير لها فى الماضى قد جمعتُ فيها ماينيف
على ستمائة من اسماء الاسد ومايتعلق بالاسد وهى رثاء المحدث
الكبير مسند العصر جامع المعقولات والمنقولات شيخ الحديث

## مولانا عبدالحق رحمه الله تعالى

مؤسس جامعة دارالعلوم الحقانية ببلدة اكوره ختك
المتوفى يوم الاربعاء ٢٤ محرم ١٤٠٩ھ ٧ سبتمبر ١٩٨٨م

فرغت من نظم هذه القصيدة اليتيمة واكمالها فى منى الارض المباركة والحرم الشريف
ساعة خمس ونصف مساء يوم السبت بتاريخ ١٢ ذوالحجة من سنة ١٤١٢ھ
١٣ يونيو من سنة ١٩٩٢م . وذلك بعد ما فرغنا من اداء اكثر مناسك الحج

وكنتُ مقيمًا مع عائلتى كلها فى دار الضيافة لرابطة العالم الاسلامى . بمنى

الفقير الى الله محمد موسى الروحانى البازى (عفى عنه)
أستاذ الحديث والتفسير بالجامعة الأشرفية
لاهور - باكستان

نزيل منى - يوم السبت ١٢ ذوالحجة ١٤١٢ھ ١٣ يونيو ١٩٩٢م

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# غم اور آنسو کے چند منظوم کلمات

## رثاء المسند الرحلة الحجّة

## الشّیخ عبد الحق رحمہ اللہ

مؤسّس دار العلوم الحقّانیّة باکورہ ختک

من العبد الفقیر محمد موسی الروحانی البازی الاستاذ بالجامعة الاشرفیة لاہور

(۱)

(۱) خَلِیلَیَّ ابْکِیَا اِذْ بَانَ مُسْنِدُنَا وَقَیِّمُنَا

اے میرے دو حبیبو۔ گریہ و فغاں کرو۔ کیونکہ ہمارے عظیم محدث اور سرپرست ہم سے جُدا ہوئے۔

وَلَهْفِی۔ آہِ۔ مَاتَ الشَّیخُ عَبدُالحَقِّ اَکرَمُنَا

ہائے افسوس۔ کہ ہمارے محترم و مکرم مولانا شیخ عبد الحق وفات پاگئے

(۲) قِفَا نَبْكِ الَّذِی قَدْ کَانَ یُرْشِدُنَا وَیَنصَحُنَا

اے دو دوستو ٹھہر جاؤ تاکہ غم کے آنسو بہائیں اور روئیں اس محدث کی موت پر جو ہمیں ارشاد و نصیحت کرتے تھے

وَیَهْدِیْنَا صِرَاطًا مُسْتَقِیمًا وَهُوَ اَعلَمُنَا

اور ہمیں صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کرتے تھے۔ وہ سب سے بڑے عالم تھے

(۳) قِفَا نَنْعَ السَّرِیَّ الحُجَّةَ الاَسنٰی وَرُحْلَتَنَا

اے دو رفیقو ٹھہر جاؤ ہم اُس شخص کی موت کی اطلاع لوگوں کو دیں جو سردار، حجت، بلند اور ہمارا مرجع تھے

وَشَیخَ شُیُوخِ هٰذَا العَصرِ مَن مَازَالَ یُعَظِّمُنَا

اور موجودہ زمانہ میں شیوخ کے شیخ تھے۔ وہ سدا ہماری ترقی و بلندی میں کوشاں تھے

---

(۱) المسند هو المحدّث الکبیر۔ القیّم درست کرنے والا، سرپرست

(۳) السّرِیّ سردار، الحُجّة حافظ الحدیث، الاسنیٰ بلند۔ الرُّحلة وہ شیخ کبیر جس کی طرف سب لوگ سفر کرتے ہیں۔ نعی۔ موت کی اطلاع دینا۔

٤ قِفَا نَبْكِ الحَبِيبَ الشَّيْخَ عَبْدَ الحَقِ مَوْلَانَا

اے دوساتھیو ٹھہرو تاکہ ہم آنسو بہائیں اور روئیں مولانا شیخ عبدالحق کی موت پر۔ وہ جو ہمارے حبیب تھے۔

وَمَنْ قَدْ كَانَ يَبْذُلُ وُسْعَهُ فِيمَا يُقَوِّمُنَا

اور وہ شیخ جو مسلسل کوشش کرتے رہے ہماری اصلاح کے لیے

٥ وَمَنْ جَمَعَ الشَّتَاتَ وَلَمَّ شَعْثَ الْقَوْمِ يَأْسُوهُمْ

اور وہ جو مسلمانوں کی زبوں حالی و اختلاف کا ازالہ کرتے تھے ہمدردی کرتے ہوئے

وَيَجْبُرُ وَهْيَنَا جَبْرًا وَيُصْلِحُنَا وَيُحْكِمُنَا

اور ہماری کمزوری کا جبیرہ کرتے ہوئے ہماری اصلاح کرتے تھے اور ہمیں ظاہری روحانی طور پر طاقتور بناتے رہے۔

٦ وَأَصْلَحَ حِينَمَا اسْتَشْرٰى الفَسَادُ وَرَمَّ رَثًّا إِذْ

انھوں نے اصلاح کی دین اور قوم کی جبکہ فساد حد سے متجاوز ہو چکا تھا اور خرابی کا ازالہ کیا اُس وقت

تَفَاقَمَ صَدْعُهُ وَازْدَادَ حَتّٰى كَادَ يَأْزِمُنَا

جبکہ فساد اور شر اتنا زائد ہو گیا تھا کہ ہماری مکمل تباہی کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا

٧ مَحَطُّ رُكُوبِ أَهْلِ الْعِلْمِ نَافِعُهُمْ وَمُرْشِدُهُمْ

مولانا مرحوم سب علماء کا مرجع تھے نیز وہ بڑے نافع و مُرشد تھے

نَعَمْ هُوَ عِنْدَ رَفْعِ شَعَائِرِ الرَّحْمٰنِ ضَيْغَمُنَا

وہ شعائر اللہ بلند کرنے کے لحاظ سے علماء میں شیر کا درجہ رکھتے تھے

---

٥ لَمَّ ای جمع، یہ صیغہ ماضی ہے۔ شَعْث متفرق، پریشانی۔ یقال لَمَّ شعثَه۔ اصلاح کرنا خرابی اور نقص دُور کرنا۔ یأسو ہمدردی و غمخواری کرنا، جبر کا معنی ہے اصلاح کرنا، کسی چیز کا حال اچھا کرنا۔ وَهْيَ شگاف، کمزوری، إحکام مضبوط کرنا، فساد سے روکنا۔

٦ استشراء الفساد کا معنی ہے فساد کا انتہا کو پہنچنا۔ رَمّه درست کرنا۔ الرَّثّ بوسیدہ چیز۔ یقال رمَّ الرثَّ یعنی خرابی دُور کی۔ تفاقم زیادہ ہونا اور بڑا ہونا۔ صدع شگاف، متفرق ہونا۔ یقال تفاقمَ صَدْعُه ای عظم شرّہ وزاد۔ أزم تباہ کرنا، استیصال کرنا، استحصال کرنا۔

٧ مَحَطّ کا معنی ہے مرکز، مرجع، منزل۔ رکوب جمع ہے رکب کی۔ ای القافلة۔ رکب اسم جمع ہے یعنی

(۸) وَمَفْخَرَةُ الْوَرٰی نُوْرُ الْهُدٰی طَلَّاعُ اَنْجِدَةٍ

| وہ مسلمانوں کے لیے باعثِ فخر، نورِ ہدایت اور مشکلات کو حل کرنے والے تھے |
|---|

وَفِی الْبَأْسَاءِ فِرْفِرُنَا[۲] وَفِی الْبَلْوٰی عَشَرَّمُنَا[۳]

| وہ علمی و دینی معرکوں میں نیز ہر آزمائش کے وقت شیرِ خدا تھے |
|---|

(۹) وَهِمْهِيْمُ[۴] وَهَمْهَامُ[۵] وَهُمْهُوْمُ[۶] وَهَوَّامُ[۷]

| وہ اسلامی امُور میں ہمارے لیے اسد اللہ " " " تھے |
|---|

وَهَضَّامُ[۸] وَهَصَّامُ[۹] وَهَاضُوْمُ[۱۰] هَصْمَصُمُنَا[۱۱]

| " " " " |
|---|

(۱۰) مُضَرِّسُنَا وَعَتَرِّسُنَا[۱۲] عَتَرِّسُنَا[۱۳] عَرَنْدَسُنَا[۱۴][۱۵]

| " " " " |
|---|

وَاَغْضَفُنَا[۱۶] وَعِرْفَاسُ[۱۷] وَصِلْقَامُ[۱۸] وَصَلْقَمُنَا[۱۹]

| " " " " |
|---|

(۱۱) لَقَدْ جَلَّتْ مَآثِرُهٗ كَمَا عَزَّتْ مَنَاقِبُهٗ

| شیخ مرحوم کی خوبیاں، کمالات و مناقب بہت بلند اور کمیاب غالب ہیں |
|---|

وَقَدْ جَمَّتْ مَعَارِفُهُ الَّتِیْ اَمْسَتْ تُسَوِّمُنَا

| اسی طرح ان کے معارف و علوم بہت زیادہ ہیں جو ہم عُلما کے لیے مُوجبِ زینت ہیں |
|---|

---

اونٹ یا گھوڑوں کی سوار جماعت، قافلے، بڑے عالم کے بارے میں کہا جاتا ہے هو مَحَطُّ الرحال ومحط الركوب. یعنی وہ قافلوں کا مرجع و منزل ہے، دور دراز سے قافلے اس کی زیارت کے لیے آتے ہیں۔ ضَیغَم قصیدہ ہٰذا میں یہ پہلا اسم اسد ہے۔

(۸) اَنجِدَة و اَنجاد جمع نَجد، بلند زمین، یقال هو طلّاع اَنجدةٍ یعنی وہ مشکل امُور پر غالب آنے والا ہے۔

(۱۱) مآثر جمع ہے مأثرة کی، خاندانی بزرگی جو مشہور ہو۔ مناقب جمع منقبة، بزرگی، فخر کی بات، خوبی، جمّ الشیءُ ای کثُر۔ تسویم کا معنی ہے حاکم بنانا، پوری قدرت و قوّت دینا، تحسین و تزیین کے معنی میں بھی مستعمل ہے، یہاں یہ تینوں معنی درست ہیں۔

⑫ قُدْ اَحسُنَا[20] وَقَسْقَاسٌ[21] قُسَاقِسُنَا[22] وَقَسْقَسُنَا[23]

وہ ہمارے لیے باعتبار محافظ ہونے کے اسد اللہ 〃 〃 〃 کی حیثیت رکھتے تھے

وَنَهَّاسٌ[24] نَهُوْسٌ[25] مِنْهَسٌ[26] ضِغْزٌ[27] وَقَشْعَمُنَا[28]

〃 〃 〃 〃 〃

⑬ مُهَرَّتُنَا[29] وَاَهْرَتُنَا[30] وَمَهْرُوْتٌ[31] وَمُنْهَرِتٌ[32]

〃 〃 〃 〃

وَضَابِثُنَا[33] وَمُضْرِجُنَا[34] وَعَسْرَبُنَا[35] وَشَجْعَمُنَا[36]

〃 〃 〃 〃

⑭ بَسُوْرٌ[37] ذُوْ قَعَاقِعَ[38] لَائِثٌ[39] وَعِجَنَّسُ[40] الْمَوْلٰی

〃 〃 〃 〃

سِرَاحُ[41] اللّٰهِ آبِیْ[42] اللّٰهِ جَسَّاسٌ[43] وَاَدْلَمُنَا[44]

〃 〃 〃 〃

⑮ فَرُوْحُ الْعِلْمِ قَدْ بَلَغَ التَّرَاقِیَ بَعْدَهٗ وَذَوَتْ

اُن کی وفات کے بعد رُوحِ علم گلے کو پہنچی اور سُوکھ گئے

رِيَاضُ الْعِلْمِ بَعْدَ الزَّهْوِ اِذْ قَدْ مَاتَ مِضْخَمُنَا

علمی باغیچے شاداب ہونے کے بعد کیونکہ ہمارے شریف راہنما وفات پاگئے

⑯ وَاَشْرَفُنَا وَاَوْرَعُنَا وَاَتْقَانَا وَاَخْشَعُنَا

وہ سب سے زیادہ شریف۔ پرہیزگار۔ متقی اور خدا کا خوف رکھنے والے تھے

وَمَوْلَانَا وَاَعْلَانَا وَاَوْلَانَا وَاَفْخَمُنَا

وہ ہم میں اعلٰی و اولٰی بالاکرام مولاٰ اور معظم تھے

---

⑮ تَرَاقِیْ سینے کا بالا حصہ، ہنسلی یہ جمع ہے ترقوت کی۔ ذَوِیْ سبزی اور گھاس کا مُرجھانا اور خشک ہونا۔ زَهْو و زَهَاء کا معنی ہے ترو تازگی، رونق اور چمک۔ مِضْخَم وہ شخص جو سردار و مخدوم و عالی مرتبت ہو۔

(۱۷) وبالقرآن اَعلمنا وبالآثارِ اعرفنا

وہ قرآن کے سب سے بڑے عالم۔ احادیث کے بہت بڑے عارف

وبالاسرارِ اَدرانا ولِلاسلام اَخدمنا

اور اسرارِ شریعت کے زیادہ جاننے والے تھے اور اسلام کے سب سے بڑے خادم تھے

(۱۸) مُحدّثنا۔ مفسّرنا۔ وبحرُ العلمِ۔ اَفقہنا

وہ ہمارے محدث۔ مفسر۔ علم کے سمندر۔ سب سے بڑے فقیہ

وحافظنا وعُروۃ دِینِنا الوُثقیٰ واَفہمنا

حافظ الحدیث تھے۔ اور اسلام کا مضبوط دستہ اور بلند فہم والے تھے

(۱۹) غضوبُ[45] اللہِ غضبُ[46] اللہِ اَصہبہٗ[47] وعشربہٗ[48]

وہ اسد اللہ ہیں 〃 〃 〃

عشرّبہٗ[49] غشرّبہٗ[50] عشارِبہٗ[51] وضبثمنا[52]

〃 〃 〃 〃

(۲۰) قطوبُ[53] اللہِ قاطِبہٗ[54] وقعنبہٗ[55] قعانِبہٗ[56]

〃 〃 〃 〃

وکعنبہٗ[57] کعانِبہٗ[58] وقائتہٗ[59] وھیزمنا[60]

〃 〃 〃 〃

(۲۱) مُقبقِبہٗ[61] وبخذبہٗ[62] وبخذبہٗ[63] وقباب[64]

〃 〃 〃 〃

واَغلبنا[65] مفاجئنا[66] وقرضابٌ[67] وھیصمنا[68]

〃 〃 〃 〃

(۲۲) ومُفتَرِسُ ابو الفرّاسِ فرفارُ[۶۹] فرافرة[۷۰]

// // // //

وفِرفارٌ[۷۱] عفرفرةٌ[۷۲] فرافِرُنا[۷۳] ومِهصَمُنا[۷۴]

// // // //

(۲۳) اذا سبق الکرامُ الیٰ عُلوٍّ کنت سابِقهم

جب علماء کسی کارِ خیر کی طرف مسابقت کرنے لگتے تو آپ سب سے آگے ہوتے

وقائدَهم نعم ما زلت تهدِینا وتقدُمنا

اور ان کے قائد ہوتے. آپ سدا ہمیں ہدایت کرتے اور ہر کارِ خیر میں ہم سے آگے ہوتے

(۲۴) لِموتِك قد بكت ارضٌ وعرشٌ ثم كرسيٌّ

آپ کی موت پر ماتم کناں ہیں زمین ۔ عرش ۔ کرسی

وافلاكٌ وانجمُها وكعبتُنا و زمزمُنا

آسمان ۔ ستارے ۔ کعبۃ اللہ اور زمزم شریف

(۲۵) وباكستانُ معْ هندٍ ۔ مساجدُنا ۔ مدارِسُنا

نیز غمگین ہے سارا پاکستان ۔ ہند ۔ ہماری مسجدیں ۔ مدارس

وارضُ اللهِ. مكتُنا. مدينتُنا. يلملمنا

اور اللہ کی پاک زمین یعنی مکہ مکرمہ ۔ مدینہ طیبہ اور یلملم

(۲۶) وهٰذی الکتُبُ والاقلامُ معْ دارالعلومِ بکت

نیز ساری کتابیں ۔ اقلام ۔ دارالعلوم حقانیہ روتے ہیں

ویبکِی العقلُ ثم النقلُ اِذ قد مات مُقرمُنا

نیز گریاں ہیں عقل و نقل کیونکہ ہمارے عظیم آقا و سیّد وفات پاگئے

---

(۲۳) تقدُمنا ۔ بابه نصر ای تتقدمنا، یقال قدم القومَ قدمًا واستقدمه ای تقدّمهم وصار قدّامهم۔

(۲۶) المقرَم ۔ بڑے سردار و عالی مقام رہنما ۔ قال الزبیدیؒ فی التاج ۹ح ص۲۳ ومما یُستدرك

(۲۷) وَیبکِی الطَّیرُ والحِیتان ثم السَّهلُ مَعْ جَبلِ

نیز روتے ہیں پرندے ۔ مچھلیاں ۔ ہموار میدان اور پہاڑ

وَیبکِی الجنُّ ثم الاِنسُ اِذ قد فاضَ کَیخمُنا

نیز کل جن و انس آہ و بکا کر رہے ہیں کیونکہ علم کے بڑے سلطان انتقال کر گئے

(۲۸) لِأخذِ المُلحِدین لنا ضُباثُ[77] المِضبثِ[78] لماضی[79]

آپ ملحدوں کے پکڑنے کے بارے میں ہمارے لیے شیر // کا طاقتور پنجہ ہیں

قِنابُ[80] اللّیثِ مِقنَبُه و مِقنابُ[81] و مِخزمُنا[82]

// // // // اور ہمارے دین کی محافظ تلوار ہیں

(۲۹) فُتوخُ[83] اللّیثِ قُنبُ[84] اللّیثِ مِخلَبُه[85] و بُرثُنُه[86]

// // // // //

عکازِیلُ[87] و مِضبثُه[88] وعند البأسِ کردمُنا

// // اور سختی کے وقت بڑے قوی اور شجاع تھے

(۳۰) هُزابرُنا[89] هِزبرٌ[90] هِزبرٌ[91] زُفرٌ[92] و اَزهرُنا[93]

// // // // // ہمارے اسد اللہ ہیں

مُجالِحُنا[94] مُبیحٌ[95] قارِحٌ[96] غشثٌ[97] و عرهمُنا[98]

// // // // // //

---

علی صاحب القاموس المقرم کمکرم السیذ العظیم علی التشبیه بالمقرم من الابل انتهی.

(۲۷) کیخم کحیدر عظیم المرتبہ سلطان، یہاں مراد سلطانِ علم واسلام ہے یقال سلطان کیخم ای عظیم.

(۲۸) ان دوشعروں میں شیر کے پنجے کے دس اسماء کے علاوہ شیر کے بھی دو اسم مذکور ہیں یعنی مِضبث و ماضی، مِخزم کمنبر سیف قاطع.

(۲۹) بأس۔ خوف، سختی ۔ کردم شجاعِ عظیم، دلیر، نڈر۔ ابن السائب وغیرہ کئی صحابہؓ کردم سے موسوم تھے۔

(٣١) وَلَيثٌ أَفتَخٌ[99] مُتَرَبِّدٌ[100] سِيدٌ[101] وَأَزبُدُنَا[102]

| // | // | // | // | // |
|---|---|---|---|---|

وَمَرثَدُنَا[103] شَدِيدٌ[104] مُصمَعِدٌّ[105] اللهِ ضَرضَمُنَا[106]

| // | // | // | // | // |
|---|---|---|---|---|

(٣٢) شَرَنبَثُنَا[107] شُرَابِثُنَا[108] شُنَابِثُنَا[109] وَشَنبَثُنَا[110]

| // | // | // | // | // |
|---|---|---|---|---|

غُثَاغِثُنَا[111] وَعَائِثُنَا[112] وَعَيَّاثٌ[113] وَضُمضِمُنَا[114]

| // | // | // | // | // |
|---|---|---|---|---|

(٣٣) حَطُومُ[115] الدِّينِ عَشزَبُهُ[116] عَشَزَّبُهُ[117] وَاهدَبُهُ[118]

| اسلام کے محافظ شیر ہیں | // | // | // | // |
|---|---|---|---|---|

وَغَيلُ[119] مَعَاشِرِ العُلَمَاءِ حَطَّامٌ[120] وَمُحَطَّمُنَا[121]

| جمعیۃ علماء کے شیر رہنما ہیں | // | // |
|---|---|---|

(٣٤) أَمِيرُ المُؤمِنِينَ رِوَايَةً وَدِرَايَةً وَتُقًى

آپ امیر المؤمنین ہیں روایت ۔ درایت ۔ تقویٰ ۔

وَإِحسَانًا وَإِسنَادًا وَفِي التَّحدِيثِ أَحزَمُنَا

احسان اور اسناد میں اور روایت حدیث کے لحاظ سے ہم میں اوثق تھے

(٣٥) صَدُوقٌ صَالِحٌ ثِقَةٌ أَمِينٌ مُتقِنٌ عَدلٌ

روایت حدیث وعلوم میں صادق ۔ صالح ۔ ثقہ ۔ امین ۔ محکم وعادل ہیں

وَمُسنِدُ عَصرِهِ عَلَّامَةٌ ثَبتٌ وَمُحكَمُنَا

اور اپنے عصر کے عظیم محدث ۔ علامہ ۔ اثبت اور محکم ہیں

---

(٣٤) ان تین شعروں میں حدیث و رواۃ حدیث سے متعلق ومختص متعدد اصطلاحی الفاظ نہایت لطیف وغریب طریقہ سے ذکر کیے گئے ہیں۔

(٣٦) قَوِیٌّ ضَابِطٌ وَمُجَوِّدٌ فِی کُلِّ مَا یَرْوِی

روایتِ حدیث میں بہت قوی، ضابط اور جیّد ہیں ہر مروی میں

وَمَحْفُوظٌ وَمَأْمُونٌ وَمَعْرُوفٌ وَأَسْلَمُنَا

اور محفوظ۔ مامون۔ معروف اور ہر قسم کی جرح سے سالم ہیں

(٣٧) مَهِیبُ[١٢٢] اللّٰهِ کَفَّاتٌ[١٢٣] کَذَا مُتَهَیِّبٌ[١٢٤] هَدِبٌ[١٢٥]

وہ اسد اللہ ہیں 〃 〃 〃

وَمِنْهَتُهٌ[١٢٦] وَمُنْهِتُهٌ[١٢٧] وَنَهَّاتٌ[١٢٨] وَمُجَشِّمُنَا[١٢٩]

〃 〃 〃 〃

(٣٨) وَنَآتٌ[١٣٠] وَهَرَّاتٌ[١٣١] هَرُوتٌ[١٣٢] دَلْهَثٌ[١٣٣] هَرِتٌ[١٣٤]

〃 〃 〃 〃 〃

وَدِلْهَاثٌ[١٣٥] دُلَاهِثُنَا[١٣٦] وَأَبْغَثُنَا[١٣٧] عَثَمْثَمُنَا[١٣٨]

〃 〃 〃 〃

(٣٩) وَجِرْهَاسٌ[١٣٩] وَجِرْفَاسٌ[١٤٠] وَجَوَّاسٌ[١٤١] وَمُخْتَبِسٌ[١٤٢]

〃 〃 〃 〃

خَبُوسٌ[١٤٣] خَابِسٌ[١٤٤] وَخُنَابِسٌ[١٤٥] نَهِزٌ[١٤٦] وَأَخْشَمُنَا[١٤٧]

〃 〃 〃 〃 〃

(٤٠) فُرَافِصَةُ[١٤٨] الْمُهَیْمِنِ هِنْدِسٌ[١٤٩] مُتَمَهِّرُ[١٥٠] الْبَارِی

وہ اللہ مہیمن باری کے اسد ہیں 〃 〃

وَهَجَّاسٌ[١٥١] فَصَافِصَةٌ[١٥٢] فُرَافِصُنَا[١٥٣] وَأَحْلَمُنَا

اور ہم علماء میں بڑے حلم وتحمل والے ہیں 〃 〃 〃

---

(٤٠) اس شعر کے آخر میں لفظ قافیہ یعنی "أَحْلَمُنَا" اسمِ اسد نہیں ہے۔ اسی وجہ سے اس کے اوپر بطورِ علامت و تنبیہ خط کھینچا گیا ہے۔ پس قصیدہ ہذا میں لفظ قافیہ پر خط و لکیر اس بات کی علامت ہے کہ یہ اسمِ اسد نہیں ہے۔ یہ لکیر افعال

٤١ غَدَفٌ[١٥٤] قَصْقَصٌ[١٥٥] وقُصَاقِصٌ[١٥٦] صَادٌ[١٥٧] ومُرْتَصِفٌ[١٥٨]

| // | // | // | // | // |

ومِقْعَاصٌ[١٥٩] ومِقْعَصُنَا[١٦٠] ودُهْوَاءٌ[١٦١] وزَهْدَمُنَا[١٦٢]

| // | // | // | // |

٤٢ وما مِن مجلِسِ العُلمَاءِ اِلّاَ انتَ سَيِّدُهم

آپ علماء کی ہر مجلس میں صدر و سردار

واَوْحدُهم واَمثَلُهم وفى الخيراتِ اَقدَمُنا

یکتا اور افضل ہوتے تھے اور کارہائے خیر میں سب سے آگے ہوتے تھے

٤٣ وزَنتَ منابرَ الاسلامِ اِذ ماكنتَ تصعدُها

آپ نے دینِ اسلام کے منبروں کو زینت بخشی جبکہ آپ اُن پر چڑھ کر

فتخطُبنا وتَنصَحنا وعن فحشاء تزخمنا

خطبہ دیتے ہُوئے ہمیں نصیحت کرتے اور بُرائی سے روکتے

٤٤ كأنّ كلامكَ الجذّابَ دُرَّتُنا ولُؤلُؤُنا

آپ کا کلام بلحاظ کشش کے گویا کہ ہمارے لیے گوھر ۔ موتی

وجوهَرُنا ويَاقُوتٌ۔ زُمُرُّدُنا ومَنجَمُنا

جواہر ۔ یواقیت ۔ زُمرّد اور جواہرات کی کان ہے

---

پر نہیں کھینچی گئی ۔ کیونکہ افعال میں اشتباہ و اشکال نہیں ہے ۔

٤١ دُهَوَاء كبُصَرَاء ، حرف "هاء" دراصل مفتوح ہے والسكون للضرورة .

٤٣ تزخم شدّت سے کسی کام سے روکنا اور دفع کرنا يقال زخمه اى دفعه دفعًا شديدًا ۔

٤٤ مَنجَم معدن ، جواہر و یواقیت کی کان ۔

۴۵ وإنّ خطابَك المحبوبَ مغناطيسُ أفئدةٍ

بے شک آپ کا خطاب باعتبار محبوب ہونے کے دلوں کا مقناطیس ہے

وعسجدُنا وفضّتُنا ودينارٌ ودرهمُنا

اور ہمارے لیے سونا چاندی دینار اور درہم ہے

۴۶ دهوسُ[۱۶۳] العلمِ دوكسُه[۱۶۴] دماحِسُه[۱۶۵] ودرفاسٌ[۱۶۶]

آپ علم کے شیر ہیں // // //

ودِرناسٌ[۱۶۷] ودُبّحسٌ[۱۶۸] ودوّاسٌ[۱۶۹] مخشعمُنا[۱۷۰]

// // // //

۴۷ عموسُ[۱۷۱] اللهِ عنبسُهُ[۱۷۲] عماسُ[۱۷۳] اللهِ ميّاسٌ[۱۷۴]

آپ اسد اللہ ہیں // // //

علندسُه[۱۷۵] عنابسُه[۱۷۶] وعنبسةٌ[۱۷۷] وضيثمُنا[۱۷۸]

// // // //

۴۸ وبهنسنا مبهنسُنا[۱۷۹] عضوّرُنا[۱۸۰] خنافسُنا[۱۸۱][۱۸۲]

آپ ہمارے لیے ایسے اسد اللہ ہیں // // //

وخبّاسٌ[۱۸۳] كذا متبهنسٌ[۱۸۴] في البرِّ يقحمُنا

جو نیکی میں ہمیں شدت سے داخل کرتے رہتے ہیں // //

۴۹ واصبحُنا[۱۸۵] وسرحانٌ[۱۸۶] واصدحُنا[۱۸۷] وطحطاحٌ[۱۸۸]

// // // //

صُمادحُنا[۱۸۹] وقرحانٌ[۱۹۰] وشندخُنا[۱۹۱] وزهدمُنا

اور ہم علماء میں شاہین ہیں // // //

---

۴۸ فی البرّ متعلق ہے فعل موخر کے ساتھ جو کہ یقحم ہے۔ اس قسم کی ترکیب آگے بھی آتی رہے گی خصوصاً مصرع ثانی کے آخر میں۔

۴۹ زھدم کجعفر یہ شیر کا اسم بھی ہے، اس کا ذکر شعر ۱۲ میں گزر گیا ہے اور اس کا معنی باز و شاہین بھی ہے

⑤⓪ جَرِیٔ[192] اللہِ اَرْقَبُ[193] رَبِّنَا المولیٰ وطَیثارٌ[194]

〃 〃 〃 〃

ولَیثٌ[195] .جائِبُ[196] العینِ العُظیمُ الشانِ ضرغمُنا[197]

آپ عظیم الشان اسد اللہ ہیں 〃 〃 〃

⑤① ضِرزٌ[198] مَرزُبانُ[199] الزّأرةِ العُلیا وراهِبُنا[200]

〃 بلند آواز والے 〃 〃 〃

واَشهَبُنا[201] ومَرهوبٌ[202] مُدرِّبُنا[203] وقَیخَمُنا

اور ہم علماء کے عالی مرتبت سردار ہیں 〃 〃 〃 〃 〃

⑤② وَدُبَّخسٌ[204] ودِرداسٌ[205] وعِترِیسٌ[206] وخنبسُنا[207]

〃 〃 〃 〃

خوابِسُنا[208] وفُرفُورٌ[209] وعِفرِینٌ[210] یُقدِّمُنا

آپ ہمارے لیے وہ اسد اللہ 〃 〃 ہیں جو نیکی میں ہمیں آگے بڑھاتے رہے

⑤③ نباهتُهٗ۔ نزاهتُهٗ۔ دِیانتُهٗ۔ امانتُهٗ

ان کی نیک شہرت۔ پرہیزگاری۔ دیانت۔ امانت داری

نجابتُهٗ۔ دلائِلُنا به قد دار قُمقُمُنا

اور شرافت ہر کام میں ہمارے لیے رہنما تھیں شیخ مرحوم ہمارے امور کی خبرگیری فرماتے تھے

---

اور یہاں یہی معنی مُراد ہے۔ اسی وجہ سے اس پر خط کشیدہ کیا گیا ہے۔ نظم ونثر میں باز وشاہین وصقر کا استعمال مقامِ مدحِ کبار وسلاطین میں معروف ورائج ہے۔ ⑤⓪ اَرْقَبَ اسمِ اَسد ہے اور مضاف ہے ربّنا المولیٰ کی طرف۔ جائب العین مرکّب اسمِ اسد ہے۔ آگے العظیم الشان محض صفت ہے۔

⑤① قَیخَم بلند ورفیع مرتبہ والا۔ عالیشان۔ ہر بلند شیٔ خواہ ظاہری طور پر بلند ہو یا مرتبہ ورُوحانی طور پر۔ و فی القاموس القیخم کحیدر المشرف المرتفع۔ مَرزُبان الزأرة شیر کا مرکّب نام ہے۔ زأرة شیر کی آواز کو کہتے ہیں۔ العُلیا محض صفت ہے۔ یہ جزء اسم نہیں ہے۔ ⑤② یقدّمنا۔ ای یقدِّمنا فی کل خیر وعمل نافع وفی کل مجلس علمیّ ودینیّ یقال قدّمه ای جعله متقدّمًا۔

⑤③ نباهة۔ شرافت، شریف ہونا، سمجھ اور شہرت۔ نزاهة بُرائی سے دُور ہونا، پاک دامن ہونا۔ نجابة

## (٥٤) حَقائِقُهُ دَقائِقُهُ غرائِبُهُ عجائِبُهُ

ان کے علمی حقائق - دقائق - غرائب - عجائب -

## بَدائِعُهُ رَوائِعُهُ مَناهِلُنا ومَعلَمُنا

بدائع اور پسندیدہ تحقیقات ہمارے گھاٹ اور علامات ہدایت ہیں

## (٥٥) نَصائِحُهُ بِخُطبَتِهِ تُقَوِّمُنا وقد اَسَرَت

ان کے خطبہ میں مذکورہ نصائح ہماری اصلاح کرتے تھے اور قیدی بنایا

## حَلاوَتُها وبَهجَتُها قُلوبًا فَهُوَ شَدقَمُنا

اس کی حلاوت وجمال نے دلوں کو۔ شیخ مرحوم ہم علماء میں بڑے فصیح تھے

---

شریف الاصل ہونا، قول وفعل میں لائقِ ستائش ہونا، شرافت، وفی المثل، علی هذا دار القُمقُم (بضم القافین) ای الی هذا صار معنی الخبر ومآلُ الخبر وغایة الخبر یضرب للرجل اذا کان خبیرًا بالأمر ومثله قولهم علیٰ یدی دار الحدیث۔ اس شعر میں "دلائلنا" خبر ہے اور اس سے قبل پانچ الفاظ بغیر حرفِ عطف کے مبتدا ہیں۔

(٥٤) روائع جمع ہے رائعة کی، خوشگوار کلام، پسندیدہ وحسین، تعجب میں ڈالنے والا، روائع مسائلِ دقیقہ و نکاتِ علمیۂ عجیبہ میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور یہاں یہ آخری معنی مُراد لینا بہتر ہے۔

مناهل جمع ہے منهل کی، اس کا معنی گھاٹ، پانی پینے کی جگہ۔ منزل یہاں مُراد ہے۔ مرجع و استفادہ علمیّہ کی جگہ۔ یہ استعارہ مکنیّہ وتخییلیّہ پر مشتمل ہے۔ مَعلَم علامت، نشان جو راستوں پر بطورِ علامتِ مسافت بنا دیے جاتے ہیں اور رہنمائی کا کام دیتے ہیں۔ نیز معلم کا معنی ہے مقاصد میں کامیابی کی جگہ۔ وفی القاموس مَعلَمُ الشئ مَظِنَّته یہاں علمی و دینی رہنمائی کی علامات ومقامات مُراد ہیں۔ اس شعر میں متقدم چھ کلمات مبتدا ہیں بطریق عَدّ کے بغیر حرفِ عطف کے اور مناہل ومعلم خبر ہیں۔ اس شعر میں شیخ مرحوم کی بلند علمی تحقیقات ومسائلِ مستنبطہ کی طرف اور سابقہ شعر میں ان کے عظیم اوصاف خصال وکمالات کی طرف اشارہ ہے اور اگلے شعر میں مرحوم کی فصیح ومؤثر تقریر وخطبہ کا ذکر ہے۔

(٥٥) بهجة خوبی اور حُسن۔ شدقم کجعفر بڑا فصیح وبلیغ انسان جو کلام کے جملہ اسالیب واسرار کا عالم ہو۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر بطورِ مدح کے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حدیث میں شدقم کا اطلاق کیا ہے قال الزبیدی فی التاج ج ٨ ص ٣٥٧ مستدرکًا علی صاحب القاموس والشدقم یوصف به البلیغ المفوه المنطیق وبه فسّر حدیث جابر رضی الله تعالی عنه حدّثه رجل بشئ فقال جابر رضی الله تعالیٰ عنه ممن سمعتَ هذا؛ فقال من ابن عباس رضی الله عنهما قال جابرؓ من الشدقم۔ انتهیٰ۔ شدقم سے اس شعر میں اسمِ اسد مُراد نہیں ہے۔ اس لیے اس پر خط کشیدہ کیا گیا ہے۔ ویسے شدقم اسمِ اسد بھی ہے جو شعر ٨٤ میں مذکور ہے۔

(۵۶) ضُبُوثُ اللهِ[۲۱۱] راصِدُه[۲۱۲] مُؤَرِّجُه[۲۱۳] وخَزرَجُه[۲۱۴]

| | | | |
|---|---|---|---|
| آپ وہ اسد اللہ ہیں | // | // | // |

ومُضطَبِثٌ[۲۱۵] وضَبّاثٌ[۲۱۶] يُفخِمُنا ويأدُمُنا

| | | | |
|---|---|---|---|
| جو ہماری تعظیم کرتے ہیں اور ہمارے لیے اُسوۂ حسنہ ہیں | // | // | // |

(۵۷) ومُضطَهِدٌ[۲۱۷] ابو الفُرهُودِ[۲۱۸] نَهدُ[۲۱۹] الخالِقِ المولیٰ

| | | |
|---|---|---|
| آپ خالق مولیٰ کے اسد اللہ تھے | // | // |

مُعِيدٌ[۲۲۰] ناهِدٌ[۲۲۱] مُتَوَرِّدٌ[۲۲۲] هَسدٌ[۲۲۳] مُطَهِّمُنا

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ہم علما میں آپ کامل وجامع الکمالات ہیں | // | // | // | // |

(۵۸) خَبُورُ[۲۲۴] اللهِ حَيدَرُه[۲۲۵] وحادِرُه[۲۲۶] وحَيدَرَةٌ[۲۲۷]

| | | | |
|---|---|---|---|
| // | // | // | // |

وخادِرُه[۲۲۸] ودَوسَرُه[۲۲۹] وعن شَرٍّ يُقحِزُمُنا

| | | |
|---|---|---|
| وہ ہر شر سے ہمیں روکتے ہیں | // | // |

(۵۹) وعَوفُ[۲۳۰] اللهِ عَسلَقُه[۲۳۱] وعِسلِقُه[۲۳۲] عَسلَقُه[۲۳۳]

| | | | |
|---|---|---|---|
| // | // | // | // |

عُسالِقُه[۲۳۴] وعن فعل المفاسدِ كان يَجذِمُنا

| | |
|---|---|
| اور ہر قسم مفاسد سے ہمیں منع کرتے ہیں | // |

---

(۵۶) يفخمنا صفت ہے ضباث کی۔ يأدم اسوه وقدوه ہونا يقال أدَمَ الرجلُ اهلَه۔ اپنے لوگوں کے لیے نمونہ واُسوۂ حسنہ بنا۔ قال الازهري يقال جعلتُ فلانًا أُدمةَ اهلي اى اسوتهم۔ وفي الاساس فلان ادام قومه اى ثمالهم وقوامهم ومن يصلح امورهم وهوادمة قومه اى سيدهم ومقدمهم۔ وقد أدَمهم ادمًا (بابه نصر) اى كان لهم ادمةً" = تاج ج ۸ صفحہ ۱۸

(۵۷) مطهّمنا۔ بصیغۂ اسم مفعول از باب تفعیل ہے۔ کامل واکمل محاسن والا۔ اعلیٰ جمال ظاہری یا باطنی والا انسان۔ وفي القاموس المطهم كمعظم هو التام من كل شئ والبارع الجمال =

(۵۸) يقال قحزمه قحزمةً اى صرفه ومنعه = حيدرة میں تا تانیث کے لیے نہیں۔ بلکہ مبالغہ کے لیے ہے مثل علامة یا وحدت جنس کے لیے۔ (۵۹) يقال جذمه اى قطعه ومنعه

(۶۰) اُسامةُ[۲۳۵] رَبّنا[۲۳۶] جَهْمٌ[۲۳۷] وكَعْطَلُهٗ[۲۳۸] جُراهِمُهٗ

| | | | |
|---|---|---|---|
| آپ وہ اسد رب تعالٰی ہیں | // | // | // |

وجِرْهامٌ[۲۳۹] لَدَى البَلْوٰى يُساعِدُنا وفِرْضِمُنا[۲۴۰]

| | |
|---|---|
| // جو ہر آزمائش و تکلیف میں ہماری نصرت کرتے ہیں | // |

(۶۱) سُلاقِمُه[۲۴۱] شُدَاقِمُه[۲۴۲] وصارِمُه[۲۴۳] صُماصِمُهٗ[۲۴۴]

| | | | |
|---|---|---|---|
| // | // | // | // |

وصِلْهامٌ[۲۴۵] وعن شرٍّ وفسقٍ كان يَحْسِمُنا

| | |
|---|---|
| اور ہر شر و فسق سے ہمیں کاٹتے اور روکتے تھے | // |

(۶۲) مُكَعْطِلُنا[۲۴۶] وهُنْبُغُنا[۲۴۷] مُخَنْشَفُنا[۲۴۸] وقُفْصُلُنا[۲۴۹]

| | | | |
|---|---|---|---|
| // | // | // | // |

ومُخْتَصِرٌ[۲۵۰] وعن ذُلِّ المعاصِي كان يَخْذِمُنا

| | |
|---|---|
| اور گناہوں کی ذلت سے ہمیں روکتے تھے | // |

(۶۳) عَفَرْنَسُنا[۲۵۱] وعُفْرُوسٌ[۲۵۲] وعِفْراسٌ[۲۵۳] وعِفْرِيسٌ[۲۵۴]

| | | | |
|---|---|---|---|
| // | // | // | // |

وعِفْرِسُنا[۲۵۵] غُضافِرُنا[۲۵۶] وذُولِبَدٍ[۲۵۷] وخَثْعَمُنا[۲۵۸]

| | | | |
|---|---|---|---|
| // | // | // | // |

---

بطور مبالغہ منع کے معنی میں یہاں استعمال ہوا ہے۔ اصل معنی ہے کاٹنا۔

(۶۰) يُساعِدُنا صفتِ اسم متقدم ہے۔ لدى البلوٰى۔ یہ فعل مؤخر کے لیے ظرف ہے۔ فِرضِمنا عطف ہے جرهام پر۔

(۶۱) يحسمنا اى يقطعنا ويمنعنا۔ يقال حسمه اى قطعه ومنعه۔

(۶۲) خذمه اى قطعه ومنعه

٦٤ وَاَلفاهُ الذی قد جَاءَهُ مُسْتَفْتِيًا بَحرًا

هر مستفتی نے شیخ مرحوم کو علم کا ایسا سمندر پایا جو

یَطُمُّ علی بِحَارِ الاَرضِ اِذْ شَیْخِی غَطَمْطَمُنَا

زمین کے جملہ سمندروں پر فائق ہے۔ کیونکہ میرے شیخ علم کے بے پایاں سمندر ہیں

٦٥ وکم مِن مُشْکِلٍ فی العلمِ حَقَّقَه بِبُرهَانٍ

انھوں نے بے شمار علمی مسائل کی تحقیق کی برھان

وأمثِلَةٍ وَاَثْبَتَه وفَصَّلَ اِذ یُعَلِّمُنَا

اور مثالوں سے۔ اور تفصیلًا ان کا اثبات کیا۔ کیونکہ وہ ہمیں تعلیم دیتے تھے

٦٦ وَلِیُّ اللهِ قُطْبُ العصرِ شَیْخُ شیوخِنا طُرًّا

وہ ولی اللہ۔ قطب عصر اور ہمارے جملہ شیوخ کے شیخ تھے

ونَجْمُ الهُدٰی بَدْرُ الدینِ شمسُ العلمِ صَیْرَمُنَا

نجم ہدایت۔ بدر دین۔ آفتاب علم اور محکم وصحیح رائے والے تھے

٦٧ ولم تَأخُذه فی الرَّحمٰن لَومَةُ لائمٍ یومًا

انھیں اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کے بارے میں کسی طعن کنندہ کے طعن نے متاثر نہیں کیا

زَعیمٌ ترجمانُ الدینِ. فی التَّقوٰی مُصَمِّمُنَا

وہ علماء کے لیڈر۔ دین کے ترجمان۔ تقویٰ اختیار کرنے میں پختہ عزم والے تھے

---

٦٤ یقال طَمَّ الاناءَ برتن بھرنا۔ طَمَّ الماءَ ڈھانپ لینا وطَمَّ الشیُٔ والامرُ زیادہ ہونا اور بڑا ہونا۔ بطور غلبہ یہ لفظ مستعمل ہوتا ہے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ یہ تمام سمندروں سے زیادہ پانی والا ہے۔

غَطَمْطَم۔ عظیم و وسیع سمندر۔ نیز وہ انسان جو وسیع مکارم اخلاق والا ہو۔ یہاں دونوں معنی درست ہیں پہلا معنی انسب و اولیٰ ہے۔

٦٦ صَیْرَم کحیدر۔ نہایت دانا و عقلمند شخص۔ محکم وصحیح رائے والا۔

٦٧ زَعِیم ذمہ دار۔ سردار۔ لیڈر۔ قوم کا نمائندہ اور معتمد علیہ۔ مُصَمِّم کر گزرنے والا۔ ای الرجل الثابت النافذ الماضی فی الامور یعنی مضبوط عزم و ارادے والا شخص۔

(٦٨) وقد اعلیٰ شعائر ربّہ دھرًا و احیاھا

انھوں نے مدت دراز تک شعائر اللہ کو بلند اور زندہ رکھا

وشمنا منه اُسُدًا فهو مُنفرِدًا عرمرمنا

ہم نے ان میں کئی شیر جمع دیکھے۔ پس وہ تنہا بڑی فوج کا کام کرتے تھے

(٦٩) ومُبصِرنا[٢٥٩] و بہورُنا[٢٦٠] مُبربِرُنا[٢٦١] و برُبارُ[٢٦٢]

آپ وہ اسد اللہ ″ ″ ″ ″

نجِيدُ[٢٦٣] باقِرٌ[٢٦٤] متجبِّرٌ[٢٦٥] وَردٌ[٢٦٦] يُعظِمُنا

″ ″ ″ ″ تھے جو ہماری بڑی تعظیم کرتے تھے

(٧٠) ابُولبدٍ[٢٦٧] و مُلبِدُنا[٢٦٨] ابُولبدٍ[٢٦٩] ولا بِدُنا[٢٧٠]

″ ″ ″ ″

وساعِدَةُ[٢٧١] المهيمِنِ وهو جيفرُنا[٢٧٢] وشيظمُنا[٢٧٣]

″ ″ ″

(٧١) ابوحفصٍ[٢٧٤] ابوشِبلٍ[٢٧٥] ابوالعبّاسِ[٢٧٦] اشجعُنا[٢٧٧]

″ ″ ″ ″

ابوالابطالِ[٢٧٨] فرُفرُنا[٢٧٩] ابوالاخيافِ فُسحُمنا[٢٨٠]

″ ″ ″ آپ وسیع الصدر انسان تھے

---

(٦٨) عرمرم بڑی فوج۔ نیز مضبوط اور شدید ارادے وعزم والا انسان۔ وفی القاموس العرمرم الشدید والجیش الکثیر یعنی ممدوح باعتبار پختہ عزم وارادے کے بڑی فوج کے برابر تھے۔ شِمنا ای رأینا۔

(٦٩) یُعظِم صفتِ اسم متقدم ہے۔

(٧٠) ان دوشعروں میں اسد کی سات کُنیتیں جمع ہیں ساعدۃ اسد کے اسماء میں غیر منصرف ہے۔ مُہیمن اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔

(٧١) اس بیت میں اسد کی پانچ کُنیتیں جمع ہیں۔ فُسحُم کقنفذ۔ وسیع الصدر انسان۔

(۷۲) وضِرغامٌ[۲۸۱] واَکلَفُنا[۲۸۲] ومُعتَزِمٌ[۲۸۳] وعَزّامٌ[۲۸۴]

| | | | |
|---|---|---|---|
| // | // | // | // |

ومُجتَرِئٌ[۲۸۵] کذا ضِرغامَةٌ[۲۸۶] لَحِمٌ[۲۸۷] وعَجرَمُنا

| | | | |
|---|---|---|---|
| // | // | // | قوی عزم و ارادہ والے |

(۷۳) عُراضِمُنا[۲۸۸] وعِرضامٌ[۲۸۹] وعِرزَمٌ[۲۹۰] وعِرزامٌ[۲۹۱]

| | | | |
|---|---|---|---|
| // | // | // | // |

عُرازِمُنا[۲۹۲] عُراهِمُنا[۲۹۳] عُشارِمُنا[۲۹۴] وعَرزَمُنا[۲۹۵]

| | | | |
|---|---|---|---|
| // | // | // | // |

(۷۴) اِمامٌ جِهبِذٌ عِلماً وطَودٌ راسِخٌ عَزماً

وہ علم میں امام ۔ کامل عقل والے اور عزم میں مضبوط پہاڑ کی طرح تھے

فَریدُ العصرِ نورُ الدّهرِ نَورُ الزّهرِ حَوجَمُنا

اپنے زمانہ میں بے مثال ۔ زمانہ کا نور ۔ پھول کی کلی اور سرخ گلاب کی مانند تھے

(۷۵) نَبیلٌ لَوذَعِیٌّ اَلمَعِیٌّ ماجِدٌ فَخِمٌ

شریف ۔ نہایت ذہین ۔ تیز فہم ۔ معزز ۔ عظیم الرتبہ ۔

جَلیلٌ اَریَحِیُّ القلبِ طَلقُ الوجهِ فَدغَمُنا

بزرگ ۔ کشادہ دل ۔ کشادہ رو تھے اور ہمارے جمیل عظیم سردار ۔

---

(۷۲) عَجرَم کجعفر ۔ شدید و قوی الارادہ انسان ۔

(۷۴) جِهبِذ بکسر جیم و با ۔ کامل عقل والا عقلمند آدمی ۔ بات کو پرکھنے والا ۔ ای الرجل الناقد العارف تمییز الجید من الردی = طود پہاڑ = نَور بفتح النون ۔ غنچہ ۔ کلی = زهر پھول = حَوجَم کجعفر جمع حوجمة وهو الورد الاحمر حسین وجمیل سرخ گلاب =

(۷۵) لَوذَعِی نہایت ذہین و فصیح ۔ اَلمَعِی بڑے ذکی و ذہین ۔ نہایت تیز ذہن والا ۔

اَریَحِی کشادہ اور مکارم اخلاق والا ۔ فراخ دل ۔ نیک دل ۔

طلق الوجه کشادہ رو مرد ، ہنس مکھ ۔ فدغم کجعفر جمیل وبلند سردار ۔ قاموس میں ہے ، الفدغم هو الرجل الحسن العظیم ۔

(۷۶) فُيُوضُ الشَّيْخِ قدذاعت علومُ الشيخ قدفاضت

شیخ کے فیوض وعلوم کُل دُنیا میں شائع ہیں اور پھیل گئے ہیں

مَواعِظُه لنا ذِكرى بها قدضاءَ دَهْجَمُنا

ان کے مواعظ حسنہ ہمارے لیے نصیحت ہیں۔ ان کے ذریعہ ہمارے لیے راہ عقبیٰ روشن ہوئی

(۷۷) بَنىٰ بأكورةٍ دارَ العلومِ فأصبحت عَيْنًا

انھوں نے اکوڑہ خٹک میں دار العلوم حقانیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ دار العلوم آولاً علم کا چشمہ تھا

فنهرًا ثمَّ بحرَ العلم فهيَ اليومَ عَيْلَمُنا

پھر بڑا دریا ہوگیا پھر سمندر بن گیا۔ اور وہ آج ہمارے لیے بے کراں سمندر ہے

(۷۸) ضُراكُ[۲۹۶] مُختَلِى[۲۹۷] الرَّحمٰنِ هُتَرِكُه[۲۹۸] ضُبارِكُه[۲۹۹]

وہ رحمٰن اور اسلام کے اسد ہیں // // //

ومُهْرِعُه[۳۰۰] كذا مُتَبَلِّلُ[۳۰۱] الإسلامِ فَيلَمُنا

وہ بلند عظیم الشان انسان ہیں // //

(۷۹) وحَامِى[۳۰۲] اللهِ دَوسَكُه[۳۰۳] و مُستَنٌّ[۳۰۴] و دَغفَرُه[۳۰۵]

// // // // //

فُراسِنُنا[۳۰۶] نعم فى بحرِ علمِ الدِّينِ أعوَمُنا

ہاں۔ وہ دینی علم کے سمندر میں ہم سب سے زیادہ اور بہتر تیرنے والے ہیں //

---

(۷۶) دَهْجَم طریق۔ راستہ

(۷۷) عَيْلَم سمندر۔ وفى القاموس العيلم البحر والبئر الكثيرة الماء۔ یہ شعر مدح بطریق ترقی از حال ادنیٰ بطرف حال اعلیٰ کے لطیف اسلوب پر مشتمل ہے۔

(۷۸) فَيلَم کیدر بلند وعظیم الشان انسان۔

(۷۹) فى بحر متعلق ہے أعوَم مؤخر کے ساتھ۔ أعوَم اسم تفضیل ہے۔ پانی میں سب سے بہتر اور زیادہ تیرنے والا۔ یقال عام فى الماء عَوْمًا اى سَبَح ۔

(٨٠) وباسله[٣٠٧] وشابله[٣٠٨] وضمزره[٣٠٩] واجبهه[٣١٠]

وہ اسد اللہ ہیں // // //

ضبيطرنا[٣١١] مضبّرنا[٣١٢] مجهجهنا[٣١٣] وهلقمنا[٣١٤]

// // // //

(٨١) ومندلف[٣١٥] كذا متدلّف[٣١٦] هزع[٣١٧] وهزّاع[٣١٨]

حضرت شیخ وہ اسد اللہ ہیں // // //

ومهراع[٣١٩] ورئبال[٣٢٠] وريبال[٣٢١] يكرمنا

// // // جو ہمارا اکرام کرتے ہیں

(٨٢) ضماضم[٣٢٢] ربّنا مستلحم[٣٢٣] نهّامة[٣٢٤] الباقي

// // //

ونحّام[٣٢٥] ونهّام[٣٢٦] وعرهمّ[٣٢٧] وضمضمنا[٣٢٨]

// // // //

(٨٣) فرانقه[٣٢٩] كذا متبسّل[٣٣٠] الرحمن خنّوس[٣٣١]

وہ اسد الرحمٰن ہیں // //

هضوم[٣٣٢] الله ممتنع[٣٣٣] مسافعه[٣٣٤] وعرضمنا[٣٣٥]

// // // //

(٨٤) مغبّ[٣٣٦] مزدري[٣٣٧] غاب العلوم مهوّبه[٣٣٨] الأقوى

وہ علمی درختوں کے بن کے قوی اسد ہیں // //

عيوث[٣٣٩] الله مصطاد[٣٤٠] واجوفنا[٣٤١] وشدقمنا[٣٤٢]

// // // //

---

(٨١) یُکرِم صفت اسم متقدم ہے۔ اس طرح ترکیب قصیدہ ہذا کے مصرع ثانی کے آخر میں کثرت سے مذکور ہے۔

(٨٢) باقی خدا تعالیٰ کا اسم ہے۔ یہاں مضاف الیہ واقع ہوا ہے۔

(٨٤) غاب جمع ہے غابة کی۔ اس کا معنی ہے جنگل۔ غاب العلوم سے بطور استعارہ و تشبیہ مراکز علوم مراد

(۸۵) أعبدَ الحقّ. كنتَ لنا ضِياءَ الحقِّ لا يُطفىٰ

اے مولانا عبد الحق۔ آپ ہمارے لیے اللہ کا وہ نور ہیں جو بجھایا نہیں جاسکتا

بأفواهٍ إذِ الباري يُتمِّمُهُ ويرحمُنا

لوگوں کے مُنہ سے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرتے ہوئے اس کی تکمیل فرماتے ہیں

(۸۶) تُنافِحُ عَنْ كتابِ اللهِ كالهوّامِ إذ يَحْمِي

آپ قرآن کی ایسی محافظت کرنے والے ہیں جیسا کہ شیر حفاظت کرتا ہے

۳۶۳

عرينَ الشِّبْلِ إذْ قد كنتَ تشرَحُه وتُفهِمُنا

بچوں کے مسکن کی۔ کیونکہ آپ قرآن کی تشریح کرتے ہوئے ہمیں سمجھاتے رہے

(۸۷) وكنتَ أميرَنا سَوْقًا وكنتَ نقيبَنا قَوْدًا

آپ ہمارے امیر اور سردار تھے چلانے اور رہبری میں

وكنتَ حكيمَنا حِكَمًا بها دومًا تُنَمْنِمُنا

اور آپ ہمارے دانشمند وحکیم تھے بیانِ اسرار میں جن سے آپ سدا ہمیں مُزیّن کرتے رہے

(۸۸) عديمُ المِثْلِ في علمٍ وسيعُ الحِلْمِ في رُعبِ

آپ علم میں بے مثال ہیں۔ اور وسیع بُردباری والے ہیں رُعب کے ساتھ

رفيعُ الشانِ في حَزْمٍ وفي شورىٰ مُحَكِّمُنا

بلند شان والے ہیں ہوشیاری میں۔ اور مشورہ میں دانا صاحبِ تجربہ شیخ ہیں۔

---

ہیں۔ الاقویٰ اسم تفضیل ہے صفت اسمِ متقدم ہے۔

(۸۶) تنافح کا معنی ہے مدافعت کرنا۔ حفاظت کرنا۔

هوّام اسم اسد ہے۔ شِبل شیر کا بچہ۔ عرين وہ مقام جہاں شیر رہتا ہے۔

(۸۷) نقیب قوم کا سردار اور رہنما۔ قوم کے حقوق کی حفاظت کرنے والا۔ یقال نمنمه اى زخرفه وزيّنه یہاں مطلق تزئین وتحسین کے معنی میں مستعمل ہُوا ہے۔

(۸۸) حِلم کا معنی ہے دانائی۔ بُردباری۔ شوریٰ مشورہ۔ مجلسِ مشورہ پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ شوریٰ الدولة۔ کونسل آف اسٹیٹ۔ اسمبلی ونحو ذٰلك۔ مُحَكِّم كمحدّث اى بكسر الكاف۔ دانا وتجربہ کار شیخ۔ قاموس میں ہے هو الشيخ المجرّب۔

(۸۹) سَمَيْذَعُنَا وَجَحْجَاحٌ وَلُهْمُومٌ وَنِخْرِيرٌ

آپ فیاض سردار، سخاوت میں سبقت کرنے والے سردار۔ وسیع سینہ والے۔ ماہر علوم

وَقَمْقَامٌ وَغِطْرِيفٌ وَبُهْلُولٌ مُعَمَّمُنَا

نہایت نیک سردار، خوش اخلاق سردار، جامع فضائل سردار اور مسلّم مقتدیٰ تھے

(۹۰) وَبَاقِعَةٌ وَكَوْثَرُنَا وَدَاهِيَةٌ وَنَقَّابٌ

آپ نہایت دانا، سخی سردار، جامع اخلاق حمیدہ، وسیع علم والے سردار تھے

وَغَيْدَاقٌ وَشَهْمٌ بَلْ مُحَدَّثُنَا وَخِضْرِمُنَا

مکارم اخلاق والے، بہت عقلمند، بلکہ صاحب الہام وکشف۔ اور کثیر عطایا والے تھے۔

---

(۸۹) سَمَيْذَع فیاض سردار۔ شریف بہادر۔

جَحْجَاح جود و فیاضی کی طرف سبقت کرنے والا عظیم سردار۔ لُهْمُوم نہایت سخی آدمی۔ وسیع سینے والا۔ نِخْرِير نہایت عقلمند، سمجھدار۔ ماہر و حاذق۔ قَمْقَام بڑا نیک و فیاض سردار۔ غِطْرِيف خوش طبع خوبصورت سردار، سخی۔ بُهْلُول خوش طبع، کشادہ رُو سردار، جامع فضائل سردار۔ مُعَمَّم وہ عظیم سردار جس کو قوم نے پیشوا اور مقتدیٰ مان لیا ہو۔

(۹۰) باقعة وہ دانا اور زیرک مرد جس کو فریب نہ دیا جا سکے۔ یہ تاء تانیث کے لیے نہیں ہے بلکہ برائے مبالغہ ہے۔ کوثر جنت کی ایک نہر و حوض۔ بڑا سخی و فیاض سردار و رہنما۔ یہاں معنی ثانی مُراد ہے۔ داهيةٌ بطور مبالغہ نہایت بلند و ذہین و عقلمند و جامع خصال مرد پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ يقال رجلٌ داهيةٌ یعنی نہایت ذہین و عقلمند انسان ہے۔ اس کی تاء مبالغہ کے لیے ہے نہ کہ تانیث کے لیے۔

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں کُتب رجالِ حدیث میں یہ قول مکتوب ہے كان داهيةَ العرب۔

نُقَّاب وہ سردار اور رہنما جو فیاض ہو اور کاموں کے اسرار و حقائق دریافت کرے اور وسیع علم والا ہو۔ شَهْم ذہین اور بہت عقلمند انسان۔ محدَّث بفتح دال مشددہ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے امورِ خیر کا القاء و الہام ہوتا ہو۔ اى الذى يلقىٰ الصوابُ فى قلبه يسمى مُرَوَّعًا ومحدَّثا۔ وفى الحديث النبوى ان لكل أمة مروَّعين ومحدَّثين فان يكن فى هذه الامة احد منهم فهو عمر۔ غيداق بڑا سخی اور وسیع سینے والا اور مکارم اخلاق والا۔ خِضْرِم بہت زیادہ مال اور عطایا دینے والا۔ قال الثعالبى فى فصل تفصيل اوصاف السيّد من كتاب فقه اللغة ص۱۴۳۔ القمقام السيد الجواد۔ الغطريف السيد الكريم الكوثر۔ السيد الكثير الخير۔ البُهْلول السيد الحسن البشر۔ المعمَّم المسوّد فى قومه۔ وايضا قال فى فصل الكرم والجود۔ الغيداق الكريم الجواد الواسع الخلق الكثير العطية۔ السميذع والجحجاح نحوه۔ الخِضْرِم الكثير العطية

(٩١) واصيدُنا لِأسرارِ[٣٤٤] الشّريعةِ وهو صيّادٌ[٣٤٥]

| |
|---|
| اسرارِ شریعت دریافت کرنے کے اسد ہیں // |

ومحيٌّ[٣٤٦] وكان يَصِيدُ ما يَحْمِي وينظِمُنا

| |
|---|
| اور وہ ان امور کو حاصل کرتے تھے جو ہماری حفاظت و نظم کا باعث ہوتے تھے // |

(٩٢) وشاكِي[٣٤٧] الله هِلْقامٌ[٣٤٨] هُراثِمةٌ[٣٤٩] وهرثمةٌ[٣٥٠]

| |
|---|
| وہ اسد اللہ ہیں // // // // |

خُبعثِنةٌ[٣٥١] خُبعثِنُنا[٣٥٢] خبعثُنُنا[٣٥٣] وهرثُمنا[٣٥٤]

| |
|---|
| // // // // |

(٩٣) هُمامٌ[٣٥٥] شيظَمِيٌّ[٣٥٦] مُعتَلِي[٣٥٧] الباقِي ودهواءُ[٣٥٨]

| |
|---|
| وہ ربِ رحمٰن باقی کے شیر ہیں // // // // |

وداهِي[٣٥٩] ربّنا الرّحمٰنِ دِلهامٌ[٣٦٠] وسلقمُنا[٣٦١]

| |
|---|
| // // // |

(٩٤) وقصْقصةٌ[٣٦٢] وهاصِرُنا[٣٦٣] واضبطُنا[٣٦٤] وضابطُنا[٣٦٥]

| |
|---|
| // // // // |

جلنبطُنا[٣٦٦] غطمّشُنا[٣٦٧] وقصقاصٌ[٣٦٨] ومِهذمُنا

| |
|---|
| اور ہماری حفاظت کے لیے سیف اللہ ہیں // // // // |

---

اللهموم الواسع الصدر وقال فی فصل الدهاء وجودة الرأی ۔ اذا کان الرجل ذا رأی وتجربة فهو داهية واذا جال بقاع الارض واستفاد التجارب منها فهو باقعة فاذا نقب فی البلاد واستفاد العلم والدهاء فهو نقّاب واذا کان حدید الفؤاد فهو شهم انتهٰی ۔ ان دو شعروں میں شیخ مرحوم کے جود و کرم و سیادت و جودتِ رائی و ذہانت و فطانت کے سلسلے میں بےمثال اوصاف و مناقب کا ذکر ہے ۔ بلاریب وہ ان مناقب و اوصاف کا صحیح مصداق تھے ۔

(٩٣) الباقی اللہ تعالیٰ کا نام ہے جو مضاف الیہ واقع ہوا ہے ۔

(٩٤) مِهذَم کمنبر شمشیر براں ۔

(۹۵) وَهَيْصَارٌ[۳۷۲] وَهَيْصُورٌ[۳۷۱] وَهَصَّارٌ[۳۷۰] وَمِهْصَارٌ[۳۶۹]

| ″ | ″ | ″ | ″ |
|---|---|---|---|

هَصُورَتُنَا كَذا أهْصَرٌ[۳۷۳][۳۷۴] وَفِي التَّقْوٰى مُقَدِّمُنَا

اور تقویٰ میں ہمیں آگے بڑھانے والے ہیں ″ ″

(۹۶) هَصُورٌ[۳۷۵] مِهْصَرٌ[۳۷۶] هَصِرٌ[۳۷۷] وَهُصَرَتُنَا[۳۷۸] وَهَيْصَرُنَا[۳۷۹]

وہ اسد اللہ ہیں ″ ″ ″ ″

وَمِهْصِيرٌ[۳۸۰] وَهَزْهَازٌ[۳۸۱] هُزَاهِزُنَا[۳۸۲] وَأرْدَمُنَا

وہ مسلمانوں کے لیے سحاب رحمت ہیں ″ ″ ″

(۹۷) فَمَوتُكَ مَوتُ عَالِمِنَا بِأرْضٍ مَعْ سَمٰوَاتٍ

آپ کی موت زمین ووسیع سماوات سمیت سارے عالم کی موت ہے

فَيَبْكِي كُلُّ مَنْ فِيهَا وَيُبْكِينَا وَيُؤْلِمُنَا

پس عالم کے کُل سُکّان خود بھی رو رہے ہیں اور ہمیں بھی رُلاتے ہُوئے غمگین کرتے ہیں

(۹۸) وَتَبْكِيكَ الصِّحَاحُ السِّتَّةُ العُلْيَا. وَمِشْكَاةٌ

آپ پر ماتم کناں ہیں حدیث کی صحاح ستہ اور مشکاۃ المصابیح۔

كَذَاكَ حَقَائِقُ السُّنَنِ الشَّرِيفَةِ وَهِيَ عَيْهَمُنَا

یہی حال آپ کی کتاب حقائق السنن کا ہے اور وہ ہمارے لیے پانی سے پُر نہر کی مانند ہے

---

(۹۵) فی التقوی مؤخر لفظ مقدِم سے متعلق ہے یعنی مرحوم تقویٰ میں ہمیں آگے بڑھنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

(۹۶) أرْدَم ماہر ملاح۔ برستا ہُوا بادل۔ بطور استعارہ وتشبیہ یہاں دونوں معنی درست ہیں۔ یعنی مرحوم کے علوم و فیوضات لوگوں کے لیے سحاب رحمت ہیں نیز وہ بحرِ معاصی وجہالت میں واقع لوگوں کو وعظ ونصیحت وتعلیم کے ذریعہ باہر نکالتے تھے جس طرح ماہر ملاح پانی میں ڈوبنے والوں کو باہر نکالتا ہے۔

(۹۷) لفظ مع میں عین یہاں ساکن ہے اور یہ مع میں لغت فصیحہ بلیغہ اور رائج وکثیر الاستعمال ہے خصوصاً شعر میں۔ و فی المغنی ج۲ ص۲۱ وتسكين عين مع لغة غنم و ربيعة لاضرورة انتهٰى۔

(۹۸) عَيْهَم کجعفر میٹھے پانی کی نہر اور چشمہ۔ لم يذكره صاحب القاموس واستدركه عليه العلامة الزبيدي فی التاج ج۸ ص۴۱۳ حيث قال ويقال للعين العذبة عَيْهَم وللعين المالحة زَيْغَم انتهٰى۔

(۹۹) وتَبكِيكَ الهِدايَةُ مَعْ بِنايَتِها . عِنايَتِها

آپ پر رو رہی ہے کتاب ہدایہ اور اس کی چار شروح بنایہ ۔ عنایہ

كِفايَتِها ۔ كذا فتحُ القَدِيرِ بكى ا و مُعجَمُنا

کفایہ ۔ فتح القدیر اور معجم طبرانی

(۱۰۰) ويبكِي البحرُ ثم النّهرُ ثمّ الدُّرُّ والشّامِي

نیز غم سے رو رہی ہیں یہ کتب یعنی بحر رائق ۔ نہر ۔ درمختار ۔ شامی

وقاضِي خانُ والمبسُوطُ والقاضِي وسُلّمُنا

فتاوی قاضی خان ۔ مبسوط ۔ اور منطق کی قاضی مبارک وسلم العلوم

(۱۰۱) قَمُوصُ[٣٨٣] اللهِ قَضْقاضٌ[٣٨٤] وهَوّاسٌ[٣٨٥] وقَعّاصٌ[٣٨٦]

آپ اسد اللہ ہیں // // //

عَطاطٌ[٣٨٧] اَلْيَسُ[٣٨٨] هَوّاسَةُ[٣٨٩] المولٰى وبَحرَمُنا

اور ہمارے لیے علم کا وسیع سمندر ہیں // // //

(۱۰۲) هُرامِسُنا[٣٩٠] هَمُوسُ[٣٩١] العِلمِ هِرْماسٌ[٣٩٢] وهِرْمِيسٌ[٣٩٣]

// // // //

أبُو القُرعُوشِ[٣٩٤] هَمّاسٌ[٣٩٥] أبُو القِرعَوشِ[٣٩٦] ضَمْضَمُنا

اور ہمارے لیے پختہ عزم والے بہادر سردار تھے // // //

---

(۹۹) اس شعر میں چھ کتابوں کا ذکر ہے ۔ ہدایہ اور اس کی چار شروح اور معجم طبرانی ۔ اس شعر میں لفظ مَعْ بسکون عین ہے جو کہ لغت فصیح ہے کما قدمنا آنفاً ۔

(۱۰۰) اس شعر میں آٹھ اہم کتابوں کا ذکر ہے ۔ بحر میں تفسیر بحر محیط و بحر رائق دونوں کی طرف اشارہ ہے ۔ نہر فقہ کی ایک مشہور کتاب ہے ۔ درّ سے درمختار مراد ہے ۔ القاضی سے منطق کے قاضی مبارک اور سلّم سے سلم العلوم مراد ہے ۔ ان دو شعروں میں اشارہ ہے کہ مولانا مرحوم تفسیر و فقہ و حدیث کے علاوہ معقولات کے بھی بڑے ماہر تھے ۔

(۱۰۱) مَولٰی اللہ تعالیٰ کا نام ہے جو مضاف الیہ واقع ہوا ہے ۔ بَحْرَمْ بجعفر پانی کا بڑا حوض اور جھیل ۔ یقال غدیرٌ بحرمٌ ای کثیر الماء ۔ اس کا استعمال بطور تشبیہ ہوا ہے ای الشیخ المرحوم فی العلم مثل الغدیر البحرم الذی لا ینتقص ماؤہ ۔ (۱۰۲) قُرْعُوش بضمہ قاف وعین و قِرْعَوْش بکسر قاف و فتح عین

(١٠٣) ضَبِيرٌ[٣٩٧] مِضْبَرٌ[٣٩٨] اَسَدُ[٣٩٩] المُهَيمِنِ رَبِّنَا البَاقِيْ

آپ ربّ مہیمن باقی کے وہ اسد // // //

كذاكَ الأَزْلَمُ الجَذَعُ[٤٠٠] الذِى يَبكِيهِ مُعظَمُنَا

ہیں جس کی موت سے اکثر مسلمانانِ عالم رو رہے ہیں //

(١٠٤) جَهُومٌ[٤٠١] ضِمَرزٌ[٤٠٢] مُستَأنِسُ[٤٠٣] المَولىٰ واِثْمِدُهٗ[٤٠٤]

// // // //

ومِغضَفُ[٤٠٥] رَبِّنَا الاَعلىٰ ضُبَاثِمُه[٤٠٦] مُرَزَّمُنَا

آپ ربّ اعلیٰ کے اسد ہیں // اور ہم میں نہایت محتاط صاحبِ تجربہ شیخ ہیں

(١٠٥) هِرِيتٌ[٤٠٧] مُزْبِرٌ[٤٠٨] رُزَمٌ[٤٠٩] وعِرْبَاضٌ[٤١٠] و وَهَّاسٌ[٤١١]

// // // // //

و دِرْوَاسٌ[٤١٢] ضُبَاثٌ[٤١٣] مَزْبَرانِيٌّ[٤١٤] مُشَبَّمُنَا[٤١٥]

// // // //

(١٠٦) جِرَاضُ[٤١٦] اللهِ جِرْوَاضٌ[٤١٧] جُرَائِضُهٗ[٤١٨] وجُرِيَاضٌ[٤١٩]

آپ اسد اللہ ہیں // // // //

وجُرْئِضُه[٤٢٠] وجُرَاضٌ[٤٢١] جُرَافِسُه[٤٢٢] غَشَمْشَمُنَا

اور نہایت جری و بہادر انسان ہیں // // // //

---

دونوں کا معنی ہے۔ ولد اسد۔ ضَمَضَم رجل جرئ و شجاع وماضی فی الامور۔ قاله الزبیدی وغیرہ۔ نیز یہ اسماءِ اسد میں سے بھی ہے جس کا ذکر شعر ۸۲ میں گزر گیا ہے۔ یہاں معنی اوّل مُراد ہے۔ اس لیے اس پر خط کھینچا گیا ہے۔

(١٠٣) الازلم الجذع شیر کا یہ اسم مرکب ہے۔ دو کلموں سے اعنی ازلم و جذع سے۔ معظم ای الاکثر

(١٠٤) مولیٰ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ اسی طرح باقی بھی۔ مُرَزَّم وہ دانا و دانشمند شخص جو وسیع تجربے والا ہو اور ہر کام میں نہایت محتاط ہو۔ استدرك الزبیدی هذا الاسم فی التاج ج ۸ ص ۳۱۱ علی صاحب القاموس فقال المرزّم کمعظّم الرجل الحذر الذی قد جرّب الاشیاء آھ محتاط صاحب تجربہ۔

(١٠٦) جُرْئِض کعلبط اس میں را در اصل مفتوح ہے لیکن یہاں ساکن ہے لضرورۃ الشعر۔ غشمشم ای الرجل الشجاع القوی۔ یہ اسم اسد نہیں ہے اس لیے اس پر خط کشیدہ کیا گیا ہے۔

(۱۰۷) فطوبیٰ عِشتَ محبوبًا وبُشرٰی مُتَّ محمودًا

مبارک ہو۔ کہ آپ زندگی میں محبوبِ خلائق تھے اور موت کے بعد محمود یعنی ستائش کیے ہوئے

فَعِشتَ وکُنتَ عِیشَتَنا ومُتَّ فحانَ مَقشَمُنا

پس جب آپ زندہ تھے تو ہم بھی زندہ تھے اور جب آپ رحلت کر گئے تو ہماری موت قریب ہو گئی

(۱۰۸) إذا الاسلامُ قد مالَت دَعائِمُه وقد غارتْ

جب اسلام کے ستون۔ متزلزل ہوئے اور غائب ہوئے

نُجومُ الحَقِّ کُنتَ هُناكَ تَدعَمُه وتَدعَمُنا

نجوم حق ۔ تو ایسے وقت میں آپ ہمیں اور اسلام کو سہارا دینے لگے

(۱۰۹) سراجُ النّاسِ هَدیًا بل کنَجمٍ بل کبَدرٍ بلْ

آپ کی سیرت لوگوں کے لیے چراغ بلکہ کوکب بلکہ بدر بلکہ

کشَمسٍ یَختَفِی مِنْ ضَوئِها قمرٌ وأنجُمُنا

وہ آفتاب ہے جس کی روشنی میں چاند اور ستارے چھپ جاتے ہیں

(۱۱۰) مُساوِرُنا[۴۲۳] وخَطّارٌ[۴۲۴] و مُخدِرُنا[۴۲۵] و اَخدَرُنا[۴۲۶]

آپ ہمارے لیے اسد اللہ تھے ،، // // //

وکَعضُلنا[۴۲۷] وکَعظُلُنا[۴۲۸] ضُراضِمُنا[۴۲۹] وضِرضِمُنا[۴۳۰]

// // // . //

---

(۱۰۷) عیشۃ و معاش کا معنی ہے حیات۔ زندگی۔ زندہ رہنا۔ یقال عاش الرجل عیشۃً ومعاشًا ای صار ذا حیاۃ۔ حان کا معنی ہے کسی شئے کا وقت قریب ہونا۔ یقال حان الشئُ یعنی وقت قریب ہونا۔ ویقال حان له ان یفعل کذا یعنی وقت قریب آنا۔ مقشم کا معنی ہے موت۔

(۱۰۹) یہ شعر مدح بطریق ترقّی من الادنیٰ الی الاعلیٰ کے غریب و عجیب اسلوب پر مشتمل ہے۔

(۱۱۱) عُفَارِيَةٌ[431] كذا مُتَنَا ذَرُ[432] عِفْرٍ[433] وَمُهْتَصِرُ[434]

| // | // | // | // |
|---|---|---|---|

عَفَرْنِي[435] وَهُوَ عِفْرِيَةٌ[436] عِفْرُ[437] اللهِ اَبْذَمُنَا

| // | // | // | // آپ بڑے دانا تھے |
|---|---|---|---|

(۱۱۲) نجيبُ الاَصلِ نوَّهَ باسمِ والدِهِ وشيَّدَهُ

وہ شریف نسب والے ہیں۔ انھوں نے والد کے نام و شان کو مشہور و بلند کیا

فعبدُ الحقّ عالِي الجِذمِ زاكِي الخُلقِ مُؤدَمُنَا

پس مولانا عبد الحق بلند اصل والے۔ پاکیزہ اخلاق والے اور ہمارے معتمد علیہ اور تجربہ کار زعیم ہیں

(۱۱۳) ونِعمَ الاَصلُ نِعمَ الفَرعُ اِذ مَاْتَی اَبِيه اتی

اصل یعنی آبا و اجداد اور فرع دونوں بہت اچھے ہیں کیونکہ بیٹا اپنے آبا ظاہری و باطنی کے راستے پر گامزن ہے

وماظلَمَ الّذِی ضَاهیٰ اَبَاه وکانَ يُنعِمُنَا

اور جو بیٹا کردار میں والد کے مشابہ ہو وہ ظالم نہیں بلکہ نیک ہے۔ وہ ہمارے مُحسن ہیں

---

(۱۱۱) ابذم کا معنی ہے اعقل۔ یہ اسم تفضیل کا صیغہ ہے یعنی زیادہ عقلمند۔ پختہ و غیر متزلزل رائے والا۔ بذیم کا معنی ہے قوی اور بوقت غضب کامل عقل و ہوش والا۔ بُذم بضم با۔ کا معنی ہے رائے و حزم اور پختہ عزم۔ پس ابذم کا معنی ہے قوی عزم و رائے والا۔ دانا شخص۔

(۱۱۲) مؤدم بکسر دال بھی درست ہے یعنی مخالفین کے درمیان صُلح کرنے والا ای المصلح بيننا عند الاختلاف۔ اور بفتح دال بھی درست ہے وهو الرجل المبشر الحاذق المجرب الجامع بين اللين والخشونة۔ كذا فی القاموس۔ نجيب الاصل ای شريف الاصل۔ تنويه کسی کا نام بلند کرنا۔ تعظیم کرنا۔ تشييد بلند کرنا قوی و مضبوط بنانا۔ مشہور کر دینا۔ عالی الجذم ای عالی النسب والاصل۔ زاكی ای طاهر۔

(۱۱۳) اصل سے آبا۔ اور فرع سے ولد مراد ہے۔ اصل و فرع سے یہاں عام معنی مُراد ہے جس میں آبا۔ و ابنا۔ نسبی بھی داخل ہیں اور حسبی بھی داخل ہیں۔ حسبی سے وہ شیوخ مراد ہیں جن سے شیخ مرحوم نے تعلیم حاصل کی ہے یعنی حضرت شیخ مرحوم ان شیوخ اور روحانی آبا۔ کے روحانی و علمی فرزند ہیں اور ان آبا۔ روحانی کے جادۂ مستقیم پر گامزن رہے۔ دوسرا مصرع مشہور مَثَل "من اَشبَه اباه فما ظلم" کی طرف مشیر ہے۔ وهٰذا مَثَلٌ يضرب للولد اذا كان على شاكلة ابيه خَلقًا وخُلقًا۔ ضاهیٰ ای اَشبَهَ۔ يقال انعم فلانًا ای رفّهه ای جعله ذا عيش لين و رغد۔ ويقال انعم الله صباحَك ای جعله ذا لينٍ و رغدٍ وطيبٍ۔ ويقال انعمه الله بالنعمة ای

(۱۱۴) وهٰذا الشِبلُ مثلُ اللَيثِ فی البُؤسیٰ ومَخبرِه

یہ ولد اسد اللہ اپنے آباء کرام کے مماثل ہیں ہر شدت و آزمائش میں

فینصحنا وننصحه ونخدِمُه ویخدِمُنا

پس وہ ہمارے خیر خواہ ہیں اور ہم اُن کے خیر خواہ ہیں۔ نیز وہ ہمارے خادم ہیں اور ہم اُن کے خادم ہیں

(۱۱۵) اَلا لاریبَ اَنَّ الشّیخَ عبدَ الحقِّ سیِّدُنا

یاد رکھو۔ شیخ عبد الحق مرحوم ہمارے رہنما۔

کریمٌ اَحوذِیٌّ عبقرِیٌّ القومِ اَشهمُنا

کریم نیک اعمال والے۔ اعلیٰ فضائل والے۔ سردار ہیں

(۱۱۶) عُلومُ الشّیخِ عبدِ الحقِّ لامِعةٌ وساطِعةٌ

مولانا عبد الحق کے علوم چمکدار۔ بلند۔

وصادِعةٌ وناصِعةٌ فتلك الیومَ اَثکمُنا

مُظہرِ حق۔ خالص و واضح ہیں۔ وہ آج ہمارے لیے جادۂ حق ہیں

---

اوصلها الیه = پس یہ انعام بمعنی توفیہ ہے یا بمعنی ایصال النعمة ہے، اور یہ بنفسہ بھی متعدی ہوتا ہے اور اس کا تعدیہ بحرف عَلیٰ بھی ہوتا ہے۔ مصرع اول میں متنبی کے اس شعر مشہور کی طرف اشارہ ہے:

وکلکمٗ اتیٰ مَاَتیٰ ابیهٖ فکلُّ فعال کلکمٗ عُجابٗ

(۱۱۴) بُؤسیٰ سختی۔ شدت = مَخبَر آزمائش۔ امتحان۔ وہ آگاہی جو خبر یا آزمائش سے حاصل ہو۔ اس مصرع میں علامہ حریریؒ کے اس مشہور و معروف قول کی طرف اشارہ ہے ۔ والشبل فی المخبر مثل الاسد =

(۱۱۵) احوذی ماہر۔ بہتر کار گزار۔ ہر کام میں چست اور پھرتیلا۔ عَبقَرِی سردار۔ ہر چیز میں فائق۔ تعجب انگیز فضائل والا۔ اشهَم صیغہ اسم تفضیل ہے۔ ذکی۔ سردار و عالی مرتبت جس کا حکم جاری ہو =

(۱۱۶) لامعة چمکدار = ساطعة بلند اور پھیلی ہوئی روشنی۔ مطلق بلند اور روشن = صادعة حق ظاہر کرنیوالا۔ حق بات کو کھلم کھلا بیان کرنا اور ظاہر کرنا۔ یقال "صدع الامر" ظاہر کرنا۔ "صدع بالحق" حق بات کو بیان کرنا اور ظاہر کرنا =

ناصعة واضح۔ خالص۔ یقال نصنع الشیءُ خالص ہونا۔ واضح ہونا۔ ظاہر ہونا = اَثکم طریق۔ راستہ۔

(۱۱۷) وَيَانِعَةٌ وَجَامِعَةٌ وَرَائِعَةٌ وَرَافِعَةٌ

نیز شیخؒ کے علوم پختہ ۔ جامع ۔ پسندیدہ ۔ بلند مرتبہ والے ۔

وَذَائِعَةٌ وَبَاصِعَةٌ وَنَافِعَةٌ تُرَوِّمُنَا

شائع ۔ جاری پانی اور نافع ہیں ۔ ہمیں مشتاق بنانے والے ہیں

(۱۱۸) فُيُوضُ الشَّيْخِ عَبْدِ الْحَقِّ وَاضِحَةٌ وَلَائِحَةٌ

مولانا عبد الحقؒ کے فیوض دینیہ واضح ۔ روشن ۔

وَرَاجِحَةٌ وَفَاتِحَةٌ بِهَا قَدْ ضَاءَ نَيْسَمُنَا

راجح ۔ ابواب برکات کھولنے والے ہیں ۔ ان کے ذریعہ ہم پر راہِ حق واضح و روشن ہوئی

(۱۱۹) وَرَابِحَةٌ وَطَافِحَةٌ وَنَادِحَةٌ وَمَادِحَةٌ

وہ فیوض بہت نافع ۔ قلوب کو پُر و وسیع کرنے والے ۔ باعث مدح

وَنَاجِحَةٌ وَنَاصِحَةٌ وَنَافِحَةٌ تُهَيِّمُنَا

موجب کامیابی و اخلاص ۔ مہکنے والے ۔ ہمیں ان کے محب بنانے والے ہیں

---

(۱۱۷) یانعۃ پختہ لذیذ پھل یعنی مرحوم کے علوم پختہ اثمار اور پھلوں کی طرح ہیں ۔ کچے نہیں تاکہ ان میں شک کیا جائے ۔ رائعۃ پسندیدہ چیز اور تعجب میں ڈالنے والی چیز کو " امرِ رائع " کہتے ہیں یقال راعنی الشئ فھو رائع یعنی وہ پسند آئی اور اُس نے تعجب میں ڈالا ۔ باصعۃ بہتے ہوئے پانی کو باصع کہتے ہیں ۔ یعنی یہ علوم جاری پانی کی مانند ہیں ۔ تُرَوِّمُنَا ای علومُہ تجعلنا رائمین لھا وطالبین لھا ۔ ترویم کا معنی ہے خواہش دلانا اور کسی شئے کا خواہشمند وطالب بنانا ۔ یقال رَوَّمَہ ای جعلہ یروم ویطلب ۔

(۱۱۸) لائحۃ ای ظاھرۃ ومضیئۃ یقال لاح الشئ لوحا ۔ ظاہر ہونا ۔ ولاح البرق بجلی کا چمکنا ۔ راجحۃ ای غالبۃ علی فیوض الغیر فی النفع وفیوض الغیر مرجوحۃ ومغلوبۃ فی ذلک ۔ فاتحۃ ای فاتحۃ للناس ابواب البرکات والسعادات ۔ نیسم ھو الصراط والسبیل ۔

(۱۱۹) رابحۃ ای نافعۃ والربح ھو النفع ۔ طافحۃ طافح کا معنی ہے بہنے والا ۔ پُر کرنے والا ای طافحۃ قلوب العلماء وما لئتھا الی ان فاضت وجرت ۔ یقال طفح الاناءُ طفحًا ای امتلأ وفاض ۔ و طفح الاناءَ طفحًا ای ملأہ حتی یفیض لازم ومتعدّ ۔ نادحۃ یقال ندح الشئ نَدْحًا ای وَسّعہ والندح السعۃ والکثرۃ فالنادحۃ معناہ انّھا مُوسّعۃ للقلوب وشارحۃ للصدور ای تجعل القلوب وسیعۃ مشروحۃ ۔ مادحۃ یعنی باعث مدح وثنا ہیں ۔ ناجحۃ یعنی کامیابی کا ذریعہ ہیں ۔

(۱۲۰) مَعارِفُ شَیْخِنا الصِّنْدِیدِ ظَاهِرَۃٌ وناضِرَۃٌ

عالی مرتبت شیخ کے معارف ظاہر ۔ مُبارک اور رونق والے ۔

وزاهِرَۃٌ ووَافِرَۃٌ وهامِرَۃٌ وهِلْقَمُنَا

خوشنما درخت ۔ کثیرہ ۔ برسنے والے بادل اور ہمارے لیے سمندر ہیں

(۱۲۱) وباهِرَۃٌ ودائِرَۃٌ وعامِرَۃٌ وغامِرَۃٌ

نیز یہ معارف اعلیٰ ۔ گردش کناں ۔ آباد ومقبول ۔ محیط ۔

وحاضِرَۃٌ وباقِرَۃٌ ونائِرَۃٌ وحَنتَمُنَا

حاضر ۔ باعث وُسعتِ علمی ۔ روشن اور برستے ہوئے بادل ہیں

---

والنجاح هو الفوز = ناصحة یعنی باعثِ خیرخواہی اور اخلاص ہیں ۔ ناصح کا معنی ہے ہر شئی میں خالص جو فریب وملاوٹ وفساد سے خالی ہو ۔ ولذا جاز ان یکون ناصحة بمعنی صحیحة سلیمة مصیبة = نافحة مہکنے والے خوشبودار ۔ یقال نفح الطیب نَفْحًا خوشبو کا مُنتشر ہونا اور پھیل جانا = تُهَیِّمُنا ای فیوض الشیخ تجعلنا مُحِبّین لها وذلك لحسنها وعظمتها ۔ یہ کلام مبنی بر تشبیہ واستعارہ ہے ۔ اسی طرح یہ چاروں شعر متعدد استعاراتِ لطیفہ بدیعہ وتشبیہاتِ غریبہ رفیعہ پر مشتمل ہیں ۔ بعض کلماتِ استعارہ بالکنایہ پر اور بعض استعارہ مصرحہ پر اور بعض تشبیہ بلیغ پر مشتمل ہیں ۔ یقال هام یهیم بکذا ای احبّه وهام علی وجهه ای ذهب لا یدری این یتوجه وهیّمه الحب ای جعله ذا هیام ۔

(۱۲۰) معارف کا معنی ہے علوم = صندید سردار ۔ عالی مرتبت آدمی ۔ بڑے عالم پر بھی صندید کا اطلاق ہوتا ہے = ناضرۃ تروتازہ ۔ رونق والا ۔ نضرۃ برکت وخوشحالی کے معنی میں بطور کنایہ مستعمل ورائج ہے ۔ قرآن میں ہے "وجوہ یومئذ ناضِرۃ" ۔ یعنی شیخ مرحوم کے معارف وعلوم سرسبز وشاداب باغ ہیں ۔ نیز وہ مُوجبِ خوشحالی وبرکت ہیں ۔ معارفِ شیخ کو عظیم الشان بُستان سے تشبیہ دی گئی ہے ۔ یہ استعارہ بالکنایہ ہے اور پھر نسبت نضرۃ تخییل ہے ۔ استعارہ مصرحہ وتشبیہ بلیغ بنانا بھی درست ہے ۔ اسی طرح حکم ہے متقدم چار اشعار میں اور آنے والے دو اشعار میں اکثر کلماتِ مذکورہ کا ۔ ان پانچ چھ اشعار کے لطائفِ ادبیہ واسرارِ بیانیہ وغرائبِ عربیہ وعجائبِ لغویہ میں مستقل طویل رسالہ لکھا جاسکتا ہے ۔ زاھرۃ زاہر کا معنی ہے خوشنما پودہ ۔ چمکدار اور صاف رنگ والی چیز ۔ ہر بلند وپاکیزہ چیز پر بطورِ استعارہ وتشبیہ زاہر کا اطلاق رائج و شائع ہے یعنی معارفِ شیخ پھولوں کی طرح خوشنما ، چمکدار اور دلربا ہیں ۔ وافرۃ ای کثیرۃ کسی شئے کا کثیر ہونا ۔ زیادہ ہونا کُشادہ ہونا ۔ هامرۃ ای سائلة وجاریة مثل الماء الجاری ۔ متعدی بھی ہے اور لازم بھی ۔ نیز ہامر کا معنی ہے برسنے والا بادل ۔ یعنی معارفِ شیخ برستے ہوئے بادل کی مانند ہیں یا مشرق ومغرب میں جاری پانی کی طرح ہیں ۔ معارف کو بادل یا نہر سے تشبیہ دی گئی ہے ۔ یہ استعارہ بالکنایہ ہے اور نسبتِ ہمر میں استعارہ تخییلیہ ہے ۔ هِلقم ۔ سمندر =

(۱۲۱) باھرۃ بَھَر کا معنی ہے غالب ہونا ۔ نیز فضیلت ومنقبت میں بڑھ جانا = دائرۃ گھومنے والے یعنی معارفِ شیخ

## ⑫٢ وطائِرَةٌ وطاهِرَةٌ وظافِرَةٌ وخافِرَةٌ

یہ معارف اُڑنے والے (یعنی ہر جگہ پہنچے ہوئے ہیں) پاکیزہ۔ باعثِ کامیابی و حفاظت۔

## وزاخِرَةٌ وعاطِرَةٌ وماطِرَةٌ تُفَخِّمُنَا

موجزن بحر۔ مُعطّر۔ برسنے والے اور موجب عظمت ہیں

---

سارے عالم میں گردش کرتے ہیں یعنی معروف و مقبول ہیں۔ عامرہ یہ لازم بھی ہے اور متعدی بھی۔ عامر کا معنی ہے آباد ہونا۔ آباد کرنا۔ زندہ رکھنا۔ کسی شئے کا بہت زیادہ ہونا یعنی معارفِ شیخ آباد و مقبول ہیں (یہ کنایہ ہے مقبول و معروف ہونے سے) نیز وہ دلوں اور مدارس کو آباد کرنے اور زندہ رکھنے والے ہیں۔ اس میں بھی حسب سابق استعارات ہیں = غامرة غَمَر کا معنی ہے پانی کا بلند ہو کر ڈھانکنا کسی کو فضل و احسان سے ڈھانپ لینا۔ اس کا باب نصر ہے نیز المال الغامر کا معنی ہے بہت زیادہ مال۔ یقال غمَره الماءُ پانی کا بلند ہو کر ڈھانکنا۔ وغمر فلانًا بفضله۔ فلاں کو اپنے فضل و احسان سے ڈھانپ لیا۔ یعنی معارفِ شیخ اُس سمندر کی مانند ہیں جو ساری دُنیا پر محیط ہو۔ اس میں بھی سابقہ استعارات جاری ہوتے ہیں = حاضرة یعنی معارفِ شیخ سے سب لوگ مُستفید ہو رہے ہیں گویا کہ وہ ہر شخص کے پاس حاضر ہیں = باقرة یعنی یہ معارف باعثِ تبقّر و موجب بقرِ فنوں ہیں۔ نیز وہ دِلوں میں وُسعتِ علمی پیدا کرنے کا سبب ہیں۔ بَقر کا معنی ہے کھولنا اور وسیع کرنا۔ تبقّر و بَقر کنایہ ہوتا ہے علم میں زیادتی و مہارت سے۔ اس لیے بڑے ماہر عالم کو باقر کہتے ہیں = نائرة نائر کا معنی ہے روشن چمکدار۔ نور والا۔ یعنی یہ معارف روشن ہیں اور قلوب میں نُور پھیلنے پھیلانے کا ذریعہ ہیں = یہ سب الفاظ استعاراتِ بدیعہ و تشبیہاتِ عجیبہ پر مشتمل ہیں = حَنتَم کجعفر۔ پانی سے پُر کالی بدلی۔ کہتے ہیں کہ کالے بادل عمومًا پانی کی کثرت اور شدت سے برسنے کی علامت ہیں۔ وفی القاموس الحنتم۔ الجرة الخضراء والسحائب السود کالحناتم انتهٰى۔ مقصد یہ ہے کہ شیخ مرحوم کے علوم اُن بادلوں کی طرح ہیں جو دائمًا کثرت سے برستے ہیں۔

⑫٢ طائرة ای هذه المعارف مثل الطير طارت الى كل مكان ووصلت اليه بالسرعة كانها طير يطير الى الشرق والغرب = ظافِرة ظافر کا معنی ہے کامیاب اور غالب۔ یعنی یہ معارف دارین میں کامیابی اور سعادت کے حصول کا ذریعہ ہیں = خافرة خفر کا معنی ہے پناہ دینا۔ حفاظت کرنا۔ امن دینا۔ رہبری اور رہنمائی کرنا = زاخرة زاخر کا معنی ہے موجزن۔ "یقال زخر البحر زخرًا" دریا اور سمندر کا چڑھنا اور موج مارنا۔ وایضًا یقال زخره آراستہ کرنا خوش کرنا۔ یعنی معارفِ شیخ بحرِ زخار ہیں اور موجب خوشی اور زینت ہیں = اس لفظ میں بھی استعارہ یا تشبیہ لطیف ہے = عاطرة عاطر کا معنی ہے خوشبودار ہونا۔ مہکنا۔ مُعطّر = ماطرة برسنا اور برسانا۔ نیز ماطر بلند شئے کو بھی کہتے ہیں۔ یعنی معارفِ شیخ موسلا دھار بارش کی مانند ہیں یا بارش برسانے والے بادل کی طرح ہیں = نیز وہ نہایت بلند ہیں اور بلندی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔

(١٢٣) فَرُوسُ[٤٣٨] اللهِ فَرَّاسُ[٤٣٩] الكَرِيمِ وَمُسْتَرٍ[٤٤٠] وَابُو[٤٤١]

وہ اسد اللہ ہیں // // //

فِراسٍ فَارِسُ[٤٤٢] الرَّحْمٰنِ كَهَمْسَةٍ[٤٤٣] وَدُهْثُمُنَا

اور صاحب مکارم اخلاق شیخ ہیں // // // //

(١٢٤) مُرَئِّسُنَا[٤٤٤] رُماحِسُنا[٤٤٥] شَرِيسُ[٤٤٦] أَشْرَسٍ[٤٤٧] عَرِسٍ[٤٤٨]

ہمارے اسد اللہ ہیں // // // //

وَعَبَّاسٍ[٤٤٩] عَبُوسٍ[٤٥٠] عَابِسٍ[٤٥١] هَرِسٍ[٤٥٢] وَصِلْدِ[٤٥٣] مُنَا

// // // // // //

(١٢٥) وَنِبْرَاسٍ[٤٥٤] وَرِيَّاسٍ[٤٥٥] وَفِرْنَوسٍ[٤٥٦] هَشْمَشْمَةٍ[٤٥٧]

// // // //

كَوُوسٍ[٤٥٨] شَابِكٍ[٤٥٩] رِيبَالَةُ[٤٦٠] الْمَولٰى وَمِغْشَمُنَا

وہ ہم علماء میں پختہ عزم والے شجاع تھے // // // //

(١٢٦) قُضَاقِضُ[٤٦١] رَبِّنَا الغَفَّارِ قُضْقَاضٌ[٤٦٢] قُضَاقِضَةٌ[٤٦٣]

رب غفار کے وہ اسد ہیں // //

وَصَعْبٌ[٤٦٤] عَيْدَرُوسٍ[٤٦٥] حَارِثٌ[٤٦٦] شَرِسٍ[٤٦٧] يُنَشِّمُنَا

// جو ہماری بلندی و ترقی کا ذریعہ ہیں // // //

---

(١٢٣) المستری یہ اسماء اسد میں سے ایک اسم ہے۔ یہ اسم معتل اللام ہے = دھثم وہ مرد جو صاحب مکارم اخلاق ہو۔ وفی القاموس الدهثم کجعفر الرجل السهل الخلق = نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے اسماء مبارکہ میں سے ایک اسم دھثم ہے۔ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے سوا ہر نیک اخلاق والے انسان پر بھی دھثم کا اطلاق شائع و معروف ہے۔

(١٢٥) مَولٰی اللہ تعالیٰ کا نام ہے = ریبالة وهشمشمة میں تاء تانیث کے لیے نہیں ہے، صَرَّح به جميع ايمة اللغة۔ بلکہ یہ تاءِ مبالغہ یا تاءِ وحدت ہے مثل علّامة وداهية وباقعة = مغشم کمنبر وہ شجاع مرد جو اپنے مقصود کی راہ میں کسی رکاوٹ کی پرواہ نہ کرے۔ پختہ و مستحکم عزم و ارادے والا =

(١٢٦) قضاقضة میں تاء تانیث کے لیے نہیں ہے۔ بلکہ یہ تاءِ وحدت ہے یا تاءِ مبالغہ ونحو ذلك۔ اسی طرح حکم ہے

(١٢٧) عَلَندَسَةٌ[٤٦٨] حُلَابِسُنَا[٤٦٩] وَحَلَبسُنَا[٤٧٠] وَحِلِبِيسٌ[٤٧١]

// // // //

وَحُلبُسُنَا[٤٧٢] كذا مُتأَنِّسُ[٤٧٣] الرَّحمٰنِ صَهتَمُنَا

// // وہ ہمارے لیے محکم عزم والے سردار ہیں

(١٢٨) رَزَامُ[٤٧٤] اللهِ رَزَّامٌ[٤٧٥] رَزَامَتُه[٤٧٦] وَقِلْهَامٌ[٤٧٧]

// // // //

نَعَم رَزَّامَةُ[٤٧٨] البَاقِي شُذَاقِمُه[٤٧٩] وشُذْقُمُنَا[٤٨٠]

ربّ باقی کے اسد // //

(١٢٩) وانّ حديثه حسنٌ صحيحٌ مسندٌ عالٍ

ان کی ہر بات حَسَن ۔ صحیح ۔ بلند سند والی

ومرفوعٌ ومشهورٌ ومُتّصِلٌ ومِجزَمُنَا

مرفوع ۔ مشہور متّصل السند اور مفیدِ یقین ہے

---

ان اسماء ذوات الثار کا جو گزر گئے یا آنے والے ہیں = یُنَشِّمُنَا ای یُعلِینا و یرفَعُ ذکرَنا وعزّتنا وفی القاموس یقال نَشَّمَ الله ذکرَہ تنشیمًا ای رَفَعَہ =

(١٢٧) صَہتَم وہ سردار جو پختہ عزم وارادے والا ہو۔ قال الامام الازھری الصَّہتَم مثل الصِہمِیم، انتہٰی = والصِّہمِیم ۔ بکسر الصاد ھو السیّد الشریف من الناس کذا فی القاموس = قال الزبیدی فی التاج ج ۸ ص ۳۷۲ ومما یستدرك علی صاحب القاموس رجلٌ صَہتَم شدید عسر لا یرتد وجھه ذکرہ الازھری عن ابن السکیت، قال وھو مثل الصِّہمِیم، انتہٰی =

(١٢٩) ان دو شعروں میں بطریق لطیف وبدیع تشبیہًا واستعارۃً حدیث نبوی کے چند اعلیٰ واقویٰ القاب ذکر کرنے کے علاوہ ان صفات کی نفی کی گئی ہے جو محدثین کے نزدیک عیوب میں شمار ہوتی ہیں۔ پہلے شعر میں سات صفاتِ عالیہ قویّہ کا ذکر ہے اور دوسرے شعر میں چھ صفات ناقصہ قبیحہ کی نفی ہے = مِجزَم اسم آلہ ہے یعنی آلہ و ذریعہ جزم ویقین۔ مُراد یہ ہے کہ وہ مفید جزم ویقین ہے۔ جزم کا معنی ہے پختہ ارادہ ۔ یقین۔

(۱۳۰) ولم نرفيهِ تدليسًا وتصحيفًا وإرسالًا

ہم نے اُن کی کسی بات میں نہ تدلیس دیکھی اور نہ غلطی۔ اور نہ ارسال

وإعضالًا وتعليلًا ولا وضعًا يُرغِّمُنا

اور نہ انقطاع اور نہ علّتِ قادحہ اور نہ وضع (کذب) جو رُسوا کرے

(۱۳۱) حقائِقُه عقائِدُنا۔ دقائِقُه مقاصِدُنا

ان کے مسائلِ حقہ ہمارے عقائد ہیں۔ اور دقائقِ علمیہ ہمارے مقاصد ہیں

بدائِعُه مطالِبُنا۔ مواعِظُه تُحذلِمُنا

غرائبِ دینیہ ہمارے مطلوب امور ہیں۔ اور مواعظِ حسنہ ہمارے لیے مُصلح ہیں

(۱۳۲) مناقِبُه لنا نُهُجٌ۔ معارِفُه لنا مُهَجٌ

ان کے کمالات ہمارے لیے طُرقِ ہدایت ہیں اور معارف ہمارے لیے ارواح کی مانند ہیں

شمائِلُه لنا سُرُجٌ بها ينجاب غيهمنا

آپ کے اخلاقِ طیبہ ہمارے لیے وہ قنادیل ہیں جن کے ذریعہ تاریکی ختم ہوتی ہے

---

(۱۳۰) ترغیم کا معنی ہے اذلال۔ یقال رَغّمه ترغيمًا اى أذلّه ۔ یہ صفتِ اوصاف سابقہ ہے جو عند المحدثین قبائح میں شمار ہیں کیونکہ ہر قبیح وصف موجبِ ذلّت و رسوائی ہے۔ فعل میں ضمیر ہو اِن اوصافِ قبیحہ کو راجع ہے بتاویل کلّ واحدٍ =

(۱۳۱) حقائق ۔ دقائق ۔ بدائع اور مواعظ میں سے ہر ایک لفظ مبتدا ہے اور علی الترتیب ان کی اخبار ہیں عقائد۔ مقاصد۔ مطالب اور فعل تحذلم ۔ تحذلم کا معنی ہے اصلاح کرنا یقال حذلمه اى اصلحه =

(۱۳۲) نُهُج بضم نون وهاء۔ یہ جمع ہے نَهْج کی۔ طریق واضح ۔ یقال طريق نَهَج وطُرُق نُهْج و نُهُوج۔ مُهَج یہ جمع ہے مُهْجَة کی ۔ روح ۔ دمِ قلب۔ ومهجة كلّ شئ اى احسنه وخالصه = یہاں تینوں معنی مراد لینا درست ہے۔ البتہ پہلا معنی اولیٰ ہے = ینجاب ہٹنا۔ زائل ہونا۔ یقال انجابت السحابة اى انكشفت = غَيْهَم کحیدر ظلمت یعنی تاریکی =

(١٣٣) مُعِيلُ[٤٨١] اللهِ غَيَّالُ[٤٨٢] وقَصَّالُ[٤٨٣] عَمَيْثَلُه[٤٨٤]

وہ اسد اللہ ہیں // // // //

مُقَصِّمُلُه[٤٨٥] وقِصِمِلُه[٤٨٦] و مِهْزَعُنا[٤٨٧] واَقْدَمُنا[٤٨٨]

// // // //

(١٣٤) حَبِيبُ النَّاسِ والعُلماءِ رَادِبُنا[٤٨٩] وسَارِبُنا[٤٩٠]

وہ سب لوگوں اور خصوصاً علماء کے محبوب ہیں۔ ہمارے اسد اللہ ہیں //

وهادِبُنا[٤٩١] مُسارِبُنا[٤٩٢] وعند الخوفِ مُرْزِمُنا[٤٩٣]

اور بوقت خوف کے ہمارے لیے اسد اللہ ہیں // //

(١٣٥) مَدِيْنٌ[٤٩٤] مُبْتَغِي[٤٩٥] اللهِ الرَّحِيمِ ومُعْتَمِي[٤٩٦] البَاقِي

وہ اللہ رحیم باقی کے شیر ہیں // //

ودِرْبَاسٌ[٤٩٧] ودِرْيَاسٌ[٤٩٨] وفي التَّقوىٰ مُصَمْصِمُنا

اور تقویٰ میں ثابت قدم ہیں // //

(١٣٦) وكان عِفِرِّنَ[٤٩٩] خالقِنا كذا مُتَبَغِّي[٥٠٠] المَولىٰ

وہ خالق مولیٰ کے شیر ہیں //

وحَمزَتُه[٥٠١] وعَن سُبُلِ المَعاصِي كان يَكْصِمُنا

اور گناہوں کے راستوں سے ہمیں شدت سے روکتے رہے //

---

(١٣٣) اقدم یہ شیر کا اسم ہے۔ شعر ۴۲ میں مذکور اقدم اسمِ اسد نہیں بلکہ وہ اسمِ تفضیل کا صیغہ ہے قَدَمَ یَقْدُم سے۔ یعنی سب سے آگے ہونا۔

(١٣٥) اسم اللہ۔ الرحیم۔ الباقی اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ ہیں۔ فی التقویٰ ظرف مقدم ہے۔ اس کا متعلق مؤخر ہے۔ مُصَمْصِم یہ اسمِ اسد نہیں۔ اس لیے خط کشیدہ ہے۔ اس کا معنی ہے پختہ عزم و ارادے والا انسان۔ گزرنے والا۔ یقال صَمْصَمَ الرجلُ فی الامر ای ثبت ومضٰی فیه۔

(١٣٦) خالق و مولیٰ اللہ تعالیٰ کے اسماءِ مبارکہ ہیں۔ عن سبل یہ ظرف متعلق ہے یَکْصِم مؤخر کے ساتھ۔ یکصم بالصاد والثاء کا معنی ہے شدت سے دفع کرنا اور منع کرنا۔ یقال کصم فلانًا کصمًا ای دفعه بشدّة۔ ویقال کثَمه عن الامر ای صرفه عنه۔ کذا فی القاموس۔

(۱۳۷) سِبَطْرٌ[۵۰۲] ضَيْغَمِيٌّ[۵۰۳] ذُو زَوَائِدَ[۵۰۴] قَسْوَرٌ[۵۰۵] سَبْرٌ[۵۰۶]

// // // // //

وَقَسْوَرَةٌ[۵۰۷] ضُبَارِمَةٌ[۵۰۸] ضُبَارِمُنَا[۵۰۹] وَصُمْصُمُنَا[۵۱۰]

// // // // //

(۱۳۸) حَبِيلُ[۵۱۱] بَرَاحِنَا هُرٌّ[۵۱۲] هُرَاهِرُنَا[۵۱۳] وَهَرْهَارٌ[۵۱۴]

// // // // //

وَقِرْشَبٌّ[۵۱۵] وَسَوَّارٌ[۵۱۶] وَفِي الْحَسَنَاتِ اَقْشَمُنَا

// // // اور میدانِ حسنات میں ہم سب سے زیادہ گھسے ہوئے ہیں

(۱۳۹) وَصِمٌّ[۵۱۷] اللهِ صِمَّتُه[۵۱۸] فُرَانِسُه[۵۱۹] عَكَنْدَسُه[۵۲۰]

// // // // //

حُمَارِسُه[۵۲۱] وَضَاءَ بِهٖ اِلَى الْآثَارِ دَعْلَمُنَا

// ان کے طفیل ہمارے لیے احادیثِ نبویہ کا راستہ روشن ہوا

---

(۱۳۷) ذو زوائد اسم اسد ہے۔ ذکرہ ابن سیدہ وغیرہ۔ قَسْوَرَة و ضُبَارِمَة میں تا، تانیث کے لیے نہیں ہے۔ یہ اسماء مذکر ہیں اور تا، وحدت وغیرہ معانی کے لیے ہے نہ کہ تانیث کے لیے مثل داهية و ربعة۔ يقال رجل داهية و ربعة۔ قرآن میں ہے "فرت من قسورة"۔ صُمْصِم كعلبط اى بفتح الميم الاولى والسكون للضرورة۔

(۱۳۸) حَبِيل بَرَاح اسم اسد ہے بالاضافة۔ یعنی یہ مرکّب اضافی ہے۔ پس یہ اسم دو کلموں سے مرکب ہے۔ فى الحَسَنات متعلق ہے اقشم کے ساتھ۔ اقشم اسمِ تفضیل کا صیغہ ہے بمعنی اَدخَل۔ يقال قشم الرجلُ فى بيته" داخل ہونا۔

(۱۳۹) آثار سے احادیث و دیگر امورِ علمیہ مُراد ہیں۔ دَعْلَمَ کا معنی ہے الطريق۔ راستہ۔ قصیدہ ہذا میں کئی کلمات مرادفِ طریق مذکور ہیں۔ خصوصًا قافیہ میں مثل نَيسَم، اثكم، دَهجَم۔ ذكر الامام ابو الفرج ابن قدامة البغدادى فى باب اسماء الطريق وصفاته من كتاب جواهر الالفاظ ص۱۵ غير واحد من اسماء الطريق۔ حيث قال، الطريق۔ والسبيل۔ والنهج والمنهج والنيسب طريقة مستدقّة والنيسم الطريق الدارس والاكثم والاثكم الواسع واللهجم والدهثم والدهمج والدعلم والدهجم الواسع انتهٰى باختصار۔

(۱۴۰) وبِهِس[۵۲۲] رَبِّنا الرَّحمٰنِ اَصحَرُه[۵۲۳] ومُصحِرُه[۵۲۴]

ہمارے رب رحمٰن کے شیر ہیں // // //

اَزُومُ[۵۲۵] اللهِ زَنبَرُه[۵۲۶] وَ بِالتَّقوٰی یُسَعِّمُنا

اور تقویٰ سے ہماری تربیت کرتے تھے // // //

(۱۴۱) ضَبُورُ[۵۲۷] اللهِ اَسجَرُه[۵۲۸] وَعَوّامُ[۵۲۹] عُواثِنُه[۵۳۰]

// // // //

هُراسُ[۵۳۱] اللهِ عارِنُه[۵۳۲] وهَرّاسُ[۵۳۳] یُهَرِّمُنا

اور وہ اسد اللہ ہیں جو ہماری تعظیم کرتے ہیں // //

(۱۴۲) وکانَ غَضنَفَرَ المَولٰی کذا مُتَقَدِّیَ البارِی

وہ مولیٰ باری تعالیٰ کے شیر ہیں //

وبِیأسه ومُجتابَ الظِلامِ وکانَ یَرأمُنا

اور ہمارے ساتھ وہ بہت محبت کرتے تھے // //

(۱۴۳) حَماستُه۔ شَجاعَتُه۔ ونَجدَتُه۔ بَسالَتُه

ان کی دلیری ۔ شجاعت ۔ قوت ۔ بہادری

وهِمَّتُه التی فاقَت صَوارِمَنا واَسهُمَنا

اور بلند ہمت ہمارے لیے تلواروں اور تیروں کی مانند ہیں

---

(۱۴۰) بالتقوی متعلق ہے فعل مؤخر کے ساتھ = یُسَعِّمُنا ای یغذّینا و یربّینا باختیار التقوٰی وبامرہ ایانا بذٰلك. یقال سَمه سَعْمًا وسَعّمه تسعیمًا بکذا ای غذّاہ وربّاہ بکذا =

(۱۴۱) یهرّمنا صفت ہے هَرّاس کی = یقال هَرّمَه تهریمًا ای عَظّمه وکرّمه =

(۱۴۲) المولٰی والباری اسماء اللہ ہیں۔ یہاں مضاف الیہ واقع ہوئے ہیں = مجتاب الظلام یہ اسم اسد ہے جو مرکب ہے اسمین سے یعنی مرکب اضافی ہے۔ قال الزبیدی فی التاج ج ۱ ص۱۹۵ مستدرکًا علی صاحب القاموس ومجتاب الظلام الاسد، انتهٰی =

یَرأمُنا ای یحبّنا۔ یقال رئمه رَأمًا ای اَحبّه وألِفه =

(۱۴۳) اس شعر میں پہلے پانچ الفاظ مبتدأ ہیں اور آخر میں صوارمنا الخ خبر ہے = اَسهُم جمع ہے سهم کی۔ تیر۔

۱۴۴ **تَواضُعُهٗ وشَفقَتُهٗ وَرِقَّتُهٗ استِقامَتُهٗ**

ان کی تواضع ۔ شفقت ۔ رِقّت ۔ استقامت

**لَدَی الکُرُباتِ والبَلوٰی بصائِرُنا وَاَنعُمُنا**

مصائب اور آزمائش کے موقع پر ہمارے لیے بصائر اور نعمتیں ہیں

۱۴۵ **عَوارِفُهٗ ورَحمَتُهٗ ورَأفَتُهٗ تَحَنُّنُهٗ**

ان کے احسانات ۔ رحمت ۔ مہربانی ۔ شفقت ۔

**مَوَدَّتُهٗ ومِنَّتُهٗ عَلَی العُلَماءِ اَرسُمُنا**

محبت اور علماء سے ان کی بھلائی ہمارے لیے علامات ہدایت ہیں

۱۴۶ **مُنَهِّتُنا[534] دَلَهمَسُنا[535] وعَیّارٌ[536] مُزَعفِرُنا[537]**

ہمارے لیے اسداللہ ہیں ″ ″ ″

**ومِطحَرُنا[538] ومَمکُورٌ[539] وفی البأساءِ مِصدَمُنا**

اور سختی میں ہمارے بہادر سردار ہیں ″ ″

---

پہلے مصرع میں چار الفاظ قریب المعنی ہیں مقصود مبالغہ وتاکید ہے = نَجدَة بہادری ۔ قوت ۔ دلیری ۔ بسالة ۔ شجاعت

۱۴۴ اس شعر میں بھی اوّلاً مذکور چار الفاظ مبتدا ہیں ۔ لدی الخ ظرف ہے استقامته کے لیے = کربات جمع ہے کربة کی ۔ بڑا غم ۔ بڑی مصیبت = بَلوٰی آزمائش ۔ سختی = بصائرنا الخ خبر ہے مبتدأ مذکور کے لیے ۔ یہ جمع ہے بصیرة کی ۔ بصیرت کا معنی ہے عقلمندی ۔ دلیل واضح ۔ یقین ۔ بینائی = اَنعُم جمع ہے نعمة کی ۔ نعمت کا معنی ہے آرام ۔ عیش ۔ بھلائی ۔ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی چیز ۔ یعنی شیخ مرحوم کے مذکورہ صدر اوصاف ہمارے لیے موجب بصیرت و رہنمائی و دلائل اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتیں ہیں =

۱۴۵ عَوارف جمع ہے عارفة کی ۔ عارفة کا معنی ہے ۔ پہچانا ہوا ۔ بھلائی ۔ احسان = علی العلماء متعلق ہے مِنّته کے ساتھ = اَرسُم جمع ہے رَسم کی ۔ رسم کا معنی ہے علامت ۔ نشان ۔ یہاں مراد ہیں علاماتِ رُشد و ہدایت ۔ وہ نشان جن کے ذریعہ سعادتِ دارین حاصل ہوسکے ۔

۱۴۶ بأساء سختی ۔ مصیبت = مِصدَم یہ اسم اسد نہیں ہے ۔ وہ سردار جو بہادر اور قوی ہو =

(١٤٧) ضِبَطْرُ[540] اللهِ فِرَسَّانُ[541] كذا مُتَشَذِّرُ[542] البَارِى

| // | // | // |
|---|---|---|

ضَمُوزُ[543] المؤمِنِين هَرنَيسُهُم[544] حِفظاً يُهَشِّمُنا

| مومنوں کے لیے اسد اللہ | // | تھے ایسی حفاظت کے لحاظ سے جو ہمارے لیے باعثِ عظمت ہے |
|---|---|---|

(١٤٨) خُشامُ[545] اللهِ عَيَّالُ[546] مُنِيخُ[547] جَأبُه[548] هُصَمُ[549]

| // | // | // | // | // |
|---|---|---|---|---|

وفِرْناسُ[550] مُضَرَّجُنا[551] مُشَرشِرُنا[552] وجَهضَمُنا[553]

| // | // | // | // |
|---|---|---|---|

(١٤٩) رَهِيصُ[554] اللهِ عُرَوَّتُه[555] وعِرصَامُ[556] عُراصِمُه[557]

| ربِ رحمٰن کے اسد تھے | // | // | // |
|---|---|---|---|

مُصامِصُه[558] وعَيَّلُنا[559] و وَهُوَاهُ[560] وعَرَصَمُنا[561]

| // | // | // | // |
|---|---|---|---|

(١٥٠) ضِبَرُّ[562] هِبرِزِيُّ[563] سَندَرِيُّ[564] اَشدَخُ[565] ضَبِثُ[566]

| // | // | // | // | // |
|---|---|---|---|---|

كذا مُتَنَاذِرٌ[567] وعلى اُمورِ الخيرِ اَقوَمُنا

| // اور امورِ خیر پر سب سے زیادہ مداومت کرنے والے تھے |
|---|

---

(١٤٧) الباری مضاف الیہ ہے. یہ اسم اللہ ہے ۔ حِفظاً تمییز ہے نسبتِ اضافی متقدم سے. اور موصوف ہے یُهَشِّمُنا کے لیے. یعنی ممدوح کی حفاظت کرنا ہمارے لیے مُوجبِ اکرام وتعظیم ہے. یقال هَشَمَه ۔ اکرام وتعظیم کرنا.

(١٥٠) متناذِر بکسرِ ذال ہے. اس سے قبل شعر ١١١ میں مذکور متناذَر بفتح ذال ہے. یہ دونوں اسماء اسد ہیں ۔ علی امور ظرف ہے اقومنا مؤخر کے لیے ۔ اقوم اسم تفضیل کا صیغہ ہے. اس کا معنی ہے کسی کام پر زیادہ مداومت و مواظبت کرنا یقال قام علی الامر مداومت کرنا. خیال رکھنا. رعایت ونگہبانی کرنا ۔

(۱۵۱) وطبّقَ عِلمُه شرقًا وغربًا بعد ما سارت

اُن کا علم مشرق و مغرب میں پھیل گیا اس کے بعد کہ پہنچایا

بِه الرُّكبانُ فِي الآفاقِ فهو اليومَ غِطيمُنا

اسے قافلوں نے اطراف عالم میں۔ یہ علم آج ہمارے لیے نفع دینے میں عظیم سمندر ہے

(۱۵۲) بنیٰ دارَ العلومِ عَرِينَ[568] اُسُدِ الخالقِ الباقِي

انھوں نے دارالعلوم حقانیہ کا سنگ بنیاد رکھا جو اللہ خالق باقی کے شیروں کا مسکن ہے

وخِيسَتَهم[569] وخَيفتَهم[570] وخِيسًا[571] فهي مُغيمُنا

// // // // سو وہ ہم علماء کی اقامت گاہ ہے

(۱۵۳) وخِدرَهُم[572] كذا أجَمًا[573] وتامورًا[574] وعِرّيسًا[575]

// // // // وہ مسکن ہے

لِاُسُدِ اللهِ طُوبىٰ الكُلُّ اهلُ اللهِ مِذامُنا

اللہ تعالیٰ کے شیروں (طلبۂ علمِ دین) کیلیے مُبارک ہو۔ یہ کُل طلبہ اہل اللہ ہیں اور ہماری سلامی فوج ہیں

---

(۱۵۱) الرکبان قافلے ۔ غِطیم کدِرھم ۔ بڑا سمندر ۔ وفی القاموس الغِطَمّ کہجفّ البحر العظیم کالغِطیم والغَطَمطَم اھ

(۱۵۲) اُسُد جمع ہے اَسد کی ۔ خالِق و باقی اسماء اللہ ہیں ۔ ان دو شعروں میں شیر کے مسکن و مأوی کے آٹھ اسماء جمع ہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ دارالعلوم حقانیہ اللہ تعالیٰ کے دین کی حفاظت کرنے والے شیروں کا مسکن ہے ۔ یعنی اس میں رہنے والے طلباء و علماء اللہ تعالیٰ کے شیر ہیں ۔

عَرِین عرینة خِیسة خَیفة بفتح خاء وسکون یاء ۔ خِیس یہ سب مسکنِ اسد کے نام ہیں ۔ مُغیَم صیغہ ظرف ہے ۔ رہائش گاہ ۔ اقامت والی جگہ ۔ یقال اَغیَمَ فی المکان ای اقام فیه ۔

(۱۵۳) اس شعر میں چار اسماء ہیں شیر کے مسکن کے ۔ طوبیٰ الگ کلام ہے ای بُشریٰ ۔ الکلّ مبتدأ ہے اور اس کا مابعد خبر ہے ۔ مِذأم کمنبر عظیم فوج ۔ کذا فی القاموس نیز مَذأم بفتح میم و ہمزہ بھی درست ہے ۔ بنابریں یہ ظرفِ مکان ہوگا ۔ یعنی پناہ گاہ ۔ سہارے والی جگہ ۔ یقال دأمَ الرجلُ الحائطَ یعنی سہارا دینا برائے حفاظت و تقویت ۔ مطلب یہ ہے کہ یہ دارالعلوم ہماری دینی و علمی پناہ گاہ اور سہارے والی جگہ ہے نیز اس میں رہائش پذیر علماء و طلباء اسلامی فوج ہیں ۔

(۱۵۴) بَنیٰ دارَ العُلومِ فَتِلكَ اَزْهَرُنا وَنَدْوَتُنا

انھوں نے دارالعلوم حقانیہ کی اساس رکھی۔ سو وہ جامعہ ازہر مصر اور ندوۃ العلماء لکھنؤ کی نظیر ہے۔

وكَوْثَرُنا وتَسْنِيْمٌ وفِرْدَوْسٌ وهَيْقَمُنا

اور ہمارے لیے کوثر و تسنیم و فردوس اور علم کا عظیم و وسیع سمندر ہے

(۱۵۵) وكنتَ تُجاهِدُ الفُسّاقَ اِذ فَسَقُوا وتَدْمَغُهم

آپ ہمیشہ فساق دشمنانِ اسلام سے جہاد کرتے ہوئے انھیں دفع کرتے رہے

وتَحْمِيْنا بِغيرِ مخَافَةٍ مِنهُم وتَعصِمُنا

اور بغیر کسی خوف کے ہماری حفاظت کرتے رہے

(۱۵۶) كثيرًا مّا رَأَيْنا سَبْعَهم[۵۷۶] ولَبُؤُهُم[۵۷۷] يعَثُو

کئی بار ہم نے فساق کے شیر (سردار۔ لیڈر) " کو دیکھا فساد کرتے ہوئے

بِالحادٍ وتَحرِيْفٍ وزَنْدَقَةٍ ويُرغِمُنا

الحاد و تحریف و زندقہ سے اور ہمیں ذلیل کرتے ہوئے

---

(۱۵۴) ازھر سے جامعہ ازہر مصر۔ اور ندوۃ سے ندوۃ العلماء لکھنؤ مراد ہیں۔ هَيْقَمُنا ای بحرنا الواسع۔ الهيقم هو البحر الواسع العظيم۔ یعنی دارالعلوم حقانیہ مسلمانوں کے لیے علم کا عظیم سمندر ہے۔ اس سے سارے مسلمان مستفید ہوتے ہیں۔ نیز وہ کوثر و تسنیم و فردوس کے حصول کی سعادت کے حصول کا ذریعہ و وسیلہ ہے۔

(۱۵۵) یہ نو اشعار اعداء دینِ اسلام یعنی فُسّاق کے احوالِ سیّئہ اور ان کے دفع سے متعلق ہیں۔ یعنی حضرت شیخ مرحوم حفاظتِ اسلام کی خاطر جہاد کرتے ہوئے ان فُسّاق و ملاحدہ کو دفع فرماتے تھے اور انھیں اپنے بُرے ارادوں کی تکمیل میں ناکام بناتے تھے۔ جو فسق و شرارت کے میدان میں اپنے آپ کو شیر کی مانند بہادر اور طاقتور سمجھتے تھے۔ شعر ۱۵۶ سے آگے پانچ اشعار میں شیر کے اُن ستائیس[۲۷] اسماء کا اطلاق فُسّاق و ملاحدہ پر کیا گیا ہے۔ جن کا اشتقاقی مأخذ و معنی متبادر الی الذہن ہے اور ان کا معنی باعتبار رعایتِ مأخذ و رعایت اشتقاق از مأخذ قبیح و نامناسب ہے۔ نیز ان اشعار میں شیرنی کے اسماء بھی مذکور ہیں۔

(۱۵۶) سبع بسکون باء و فتح سین شیر کا نام بھی ہے اور مطلق درندے پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ سبع بفتح سین ہے اور باء میں سکون و ضمہ و فتحہ تینوں درست ہیں۔ لبوء مختلف فیہ اسم ہے۔ اس لیے یہاں اعلیٰ پر اس کا اطلاق کیا گیا ہے۔ عند البعض یہ مادہ اسد کا نام ہے اور جمع ہے لیکن بعض ائمہ کہتے ہیں کہ یہ اسدِ مذکر کا اسم ہے اور لبوءۃ اسد انثی کا۔ مثل اسد و اسدۃ۔ وفی التاج ج ۱ ص ۱۱۵ مستدركًا على صاحب القاموس، وبقى ان اللَّبوء الاسد. قال فى المحكم وقد اُميت اعنى انه قلّ استعمالهم اياه (اى للاسد المذكّر) البتة، انتهى ما فى التاج۔

اِرْغام کا معنی ہے اذلال۔

(۱۵۷) وَأَخْنَسَهُم[578] شَتِيْمًا[579] جَاهِلًا[580] كَلْبًا[581] مُشَتَّمَهُم[582]

اور ہم نے دیکھا ملحدوں کے شیر (لیڈر) 〃 〃 〃 〃

عَجُوْزًا[583] جِرْوُهُم[584] شَتَّامَةً[585] يَعْوِيْ وَيَشْتِمُنَا

〃 〃 〃 کو بھونکتے ہوئے اور ہمیں گالی دیتے ہوئے

(۱۵۸) وَأَفْضَحَهُم[586] مُرَمِّلَهُم[587] كَرِيْهًا[588] حَيَّةَ الْوَادِيْ[589]

نیز ہم نے دیکھا ان کے شیر 〃 〃 〃

وَعِفْرِيْتًا[590] يَكَادُ الدِّيْنُ يَهْدِمُهُ وَيَهْزِمُنَا

〃 کو جس کے شر سے دین کی تباہی اور ہماری شکست کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا

(۱۵۹) وَمُرْمِلَهُم[591] بِلَبُوَتِهٖ[592] وَلَبْأَتِهٖ[593] لَبَاءَتِهٖ[594]

نیز دیکھا ان کے نر شیر کو مادہ شیرنی 〃 〃

وَلَبُوَتِهٖ[595] لَبَاةٍ[596] مَعْ لَبِ[597] عِرْسٍ يُفَرْصِمُنَا[598]

〃 〃 〃 〃 سمیت جو ہماری ہلاکت کے درپے تھا

(۱۶۰) وَأَهْرَسَهُم[599] بِأُمِّ الْحَارِثِ[600] الطُّوْغٰى خُنَابِسَةٍ[601]

نیز دیکھا ان کے نر شیر کو مادہ یعنی سرکش حاملہ شیرنی

وَأُمِّ الْقَشْعَمِ[602] الْفُسْقٰى يُخَوِّفُنَا وَيَغْشِمُنَا

اور فاسق مادہ شیرنی کے ساتھ ہمیں ڈراتے ہوئے اور ہم پر ظلم کرتے ہوئے

---

(۱۵۷) يَعْوِيْ کُتّے وغیرہ کا بھونکنا۔ بھیڑیے کُتّے وغیرہ بعض درندوں کی آواز کو عُواء کہتے ہیں۔

(۱۵۸) حَيَّةَ الْوَادِيْ شیر کا اسم ہے۔ یہ مرکّب اضافی ہے =

(۱۵۹) مُرْمِل اسد مذکّر یا جنسِ اسد کا نام ہے۔ بلبوته میں با بمعنی مع ہے یعنی شیرنی سمیت شرارت کرنے والے نر شیر جو مسلمانوں کو اور اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں = پس اِس شعر میں فاسق مرد لیڈروں کے علاوہ ان فاسقہ عورتوں کی طرف بھی اشارہ ہے جو لیڈر بنی ہوئی ہیں اور اسلام کی مخالفت کرتی ہیں =

اس شعر میں شیرنی سے مختص سات اسماء کا ذکر ہے اور وہ مُرمِل کے سوا اسماء ہیں = عِرْس بکسر عین وسکون راء کا معنی ہے شیرنی اور عَرِس مثل حَذِر بفتح عین وکسر راء اسد مذکّر کا نام ہے حسب تصریح ائمہ = عَرِس مثل حذر شعر ۱۲۴ میں مذکور ہے = يُفَرْصِمُ ای يقطع ويكسر كذا في القاموس =

(۱۶۰) أَهْرَس اسد مذکّر کا نام ہے = بِأُمّ میں با بمعنی مع ہے = مشہور ہے کہ شیر کے ساتھ جب شیرنی ہو تو اسکی شرارت

## (١٦١) فَجِئتَ بِسَيفِ إِيمانٍ وتَوفِيقٍ وإِحسانٍ

سو آپ آئے ایسے موقع پر ایمان۔ توفیق الٰہی ۔ احسان

## وجُنَّةِ هِمَّةٍ فاقَتْ وتَدفَعُ مَن يُحَطِّمُنا

اور بلند ہمت کی ڈھال کے ساتھ۔ اور دفع کرنے لگے ان کو جو ہم پر ظلم ڈھاتے تھے

---

حد سے زیادہ ہوتی ہے ۔ امّ الحارث کا معنی ہے شیرنی ۔ طوعٰی اسم تفضیل مؤنث ہے یہ صفت ہے امّ الحارث کے لیے ۔ خنابسة کا معنی ہے حاملہ شیرنی ۔ بعض کتب معتبرہ میں دیکھا ہے کہ امّ القشعم موت کو بھی کہتے ہیں اور شیرنی کو بھی ۔ الفسقٰی اسم تفضیل مؤنث ہے۔ یہ صفت ہے امّ القشعم کے لیے ۔ یغشم ای یظلم ۔ ان پانچ اشعار میں اسد کے ان ستائیس۲۷ اسماء کا اطلاق ملحدین اور اعداءِ دین پر کیا گیا ہے جن کا اطلاق حضرت شیخ مرحوم پر مناسب معلوم نہیں ہوتا مثل لبوءة وخنابسة وغیرہ اسماء مؤنث ۔ یا ان کا اشتقاقی معنی قبیح وغیر مناسب ہے نیز وہ قبیح اشتقاقی معنی متبادر الی الذہن بھی ہے مثل شتیم مشتق از شتم (گالی) ومثل کلب وجاهل وعجوز وكريه وحية الوادي وعفريت وافضح واخنس وجِرْو (کتے کے بچے کو بھی جرو کہتے ہیں) وغیرہ وغیرہ ۔ باعتبار ظاہر ان اسماء کا اطلاق بطور مدح غیر مناسب ہے اور قصیدہ ہذا کی جامعیت کے پیش نظر اس قصیدے کا ان اسماء سے خالی ہونا بھی نامناسب تھا۔ لہٰذا قصیدہ ہذا کی جامعیت حسب استطاعت برقرار رکھنے کی خاطر ناظم نے نہایت لطیف و بدیع طریقہ سے حضرت شیخ مرحوم کی مدح کرتے ہوئے ان اسماء کا اطلاق ان ملاحدہ وفساق پر کیا ہے جو دینِ اسلام کو نقصان دینے کے درپے ہیں اور حضرت شیخ مرحوم ان اعداءِ کبار و رؤساءِ ملاحدہ کو دفع کرتے ہوئے اسلام کی حفاظت کرتے ہیں۔ اسی طرح اس لطیف و بدیع اسلوبِ نظم سے دونوں مقصد پورے ہوئے۔ اوّل ان اسماء مذکورہ کا ذکر قصیدہ ہذا میں۔ دوم ان کے ذریعہ منفی طور پر حضرت شیخ مرحوم کی مدح و ثنا۔ هٰذا ولله الحمد والمنّة ۔

(١٦١) یہ دو شعر متعدد لطیف و دقیق و بدیع استعارات و تشبیہات پر مشتمل ہیں۔ مثلاً ایمان کو بطور استعارہ بالکنایہ مادۂ سیف مثل حديد یا مصنع سيف (کارخانہ) سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور پھر ذکر سیف میں استعارہ تخییلیہ ہے۔ وهكذا حكم التوفيق والاحسان والهمّة ۔ استعارہ بالکنایہ کی اور تقریریں بھی یہاں ممکن ہیں۔ نیز استعارہ بالکنایہ کے علاوہ یہاں دیگر طرقِ تشبیہ بھی جاری ہو سکتے ہیں کما لا يخفٰى على من تدبّر فيه ۔ جُنّة بضم جیم سپر۔ ڈھال ۔ فاقت فعل ماضی ہے۔ صفت همة ہے ای همة فائقة ۔ تحطيم کا معنی ہے توڑ ڈالنا۔ یہاں مراد ہے ظلم کرنا۔ یقال حطّمه تحطيمًا ای كسره وظلمه ۔ اس شعر کے کلمات میں تنکیر برائے تعظیم و تفخیم ہے ای ایمان عظیم و توفیق عظیم ۔ پس اس میں اشارہ ہے کہ شیخ مرحوم کامل ایمان عظیم توفیق۔ بلند احسان اور قوی و غیر متزلزل ہمت والے تھے۔

(١٦٢) وَتَرمِيهِم بِنَبلِ العِلمِ وَالأَذكَارِ وَالتَّقوٰى

اور ان پر پھینکتے رہے علم و اذکار و تقوٰی کے تیر

وَاَقوَاسِ الدُّعَاءِ مُنَاضِلًا مَن كَانَ يَزحَمُنَا

دُعا کی کمانوں کے ذریعہ مقابلہ کرتے ہوئے ان کا جو ہمیں تنگ کرتے تھے

(١٦٣) تُخَاصِمُهُم فَتَخصِمُهُم بِحَلِّ صِعَابِ مَا اعتَرَضُوا

ان کا مقابلہ کرتے ہوئے ان پر غلبہ پاتے تھے اُن کے اُن مشکل اعتراضات کو حل کرتے ہوئے

عَلَى القُرآنِ مَعَ سُنَنٍ فَتُفحِمُهُم وَتَدأَمُنَا

جو قرآن و حدیث پر تھے سو آپ ان کو خاموش کرتے ہوئے ہمیں سہارا دیتے تھے

(١٦٤) فَعِشتَ وَاَنتَ رُوحٌ لِلوَرٰى طُرًّا وَقَلبُهُمُ

آپ نے ایسی زندگی گزاری۔ کہ نفع پہنچانے کے لحاظ سے آپ لوگوں کیلیے رُوح۔ قلب

وَاَسمَاعٌ وَاَبصَارٌ وَاَلسِنَةٌ وَمِعصَمُنَا

کان ۔ آنکھ ۔ زبان اور ہاتھ تھے

(١٦٥) وَعِشتَ وَاَنتَ لِلعُلَمَاءِ مِرقَاةٌ وَمِعرَاجٌ

آپ حیات میں تھے اس شان سے کہ علماء کے لیے ترقی و عروج کا ذریعہ

وَمِنهَاجٌ وَمِعيَارٌ وَمِرآةٌ وَسُلَّمُنَا

راہِ حق ۔ معیار ۔ آئینہ اور بلندی کی سیڑھی تھے

---

(١٦٢) نبل تیر = اقواس جمع ہے قوس کی۔ کمان = مناضل کا معنی ہے تیر اندازی کرنا۔ تیر اندازی میں مقابلہ کرنا۔ کسی کی جانب سے مدافعت کرنا۔ کسی کی حمایت کرنا۔ یَزحَمُنَا زحم کا معنی ہے دفع کرنا۔ تنگ کرنا۔ تنگی کرنا۔ اس شعر میں بھی شعر سابق کی طرح متعدد لطیف استعارات و تشبیہات ہیں = مُنَاضِلًا حال ہے ماقبل سے۔

(١٦٣) تخاصم کا معنی ہے ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا۔ تخصمهم کا معنی ہے غالب آنا۔ مقابلے میں غالب ہونا۔
بحلّ الخ یہ جار مجرور متعلق ہے تخصم کے ساتھ = صِعاب یہ مصدر ہے یا جمع ہے۔ دُشوار۔ مشکل = معَ بسکون عین ہے۔ یہ لُغت فصیح ہے۔ اِفحام کا معنی ہے لاجواب کرنا۔ خاموش کر دینا دلیل دے کر = تَدأَمُنَا سہارا دینا یقال دأم الرجلُ الحائطَ ۔ دیوار کو سہارا دینا =

(١٦٤) مِعصَم کلائی۔ سارے ہاتھ پر بھی مِعصَم کا اطلاق ہوتا ہے یہاں ہاتھ مُراد ہیں =

(۱۶۶) حَيِيتَ وكُنتَ اَبجَلَنا وَاَكمَلَنا واعقَلَنا

آپ زندگی میں ہم سب سے زیادہ معزز۔ کامل اور دانا تھے

وَمُتَّ وانتَ مُفجِعُنا ومُولِمُنا ومُوتِمُنا

اور وفات پائے تو آپ نے ہمیں نہایت پریشان غمگین اور یتیم کر دیا

(۱۶۷) ونحنُ مَعاشِرَ العُلماءِ كُنّا نَستَشِيرُكَ فِي

ہم علماء آپ سے ہی مشورے لیتے رہے

اُمُورِ العلمِ والاسلامِ اِذ نَعيِىٰ فتعلِمُنا

امورِ علم و اسلام میں۔ جب ہم عاجز ہو جاتے پھر آپ ہمیں راہِ حق بتلاتے رہتے تھے

(۱۶۸) فعِشتَ وانتَ مَورِدُنا ومَصدرُنا ومَنهلُنا

آپ نے زندگی گزاری اس شان سے کہ آپ ہمارے لیے آنے جانے کا ماویٰ۔ علمی گھاٹ اور منزل۔

ومَرجِعُنا ومَركزُنا وسَلوتُنا ومَرهَمُنا

مرجع۔ مرکز۔ باعثِ اطمینان و تسلی۔ دکھ اور غم کی دوا تھے

(۱۶۹) وعُدّتُنا وعِصمَتُنا ونُخبَتُنا وعِزّتُنا

نیز آپ ہمارے لیے کامیابی کا ذریعہ۔ پناہ گاہ۔ برگزیدہ۔ عزت۔

ورِفعتُنا وقُوّتُنا وهِمّتُنا ومَغنَمُنا

باعثِ بلندی۔ قوت۔ ہمت اور غنیمت و نعمت تھے

---

(۱۶۷) نعیٰی عاجز ہونا۔ ناواقف اور بےخبر ہونا یقال عیی یعیٰی (بابہ سمع) عاجز ہونا۔ جاہل ہونا = تُعَلِّمُنا ای تخبرنا۔ یقال اعلمه اعلامًا جتا دینا۔ اطلاع دینا تعلیم دینا۔ لُغۃً اعلام مُرادفِ تعلیم بھی ہے۔ قاموس میں ہے علّمه تعليما وأعلَمه اياه فتعلّمه، انتھٰی = علامہ زبیدی تاج شرح قاموس ج ۸ ص ۴۰۵ پر عبارت مذکور کے بعد لکھتے ہیں۔ وهو صريح فی ان التعليم والأعلام شئ واحد =

(۱۶۸) سَلوة تسلی بخش چیز۔ تسلی پانا۔ تسلی = مَرهَم مرہم۔ دوائی جو زخموں کے علاج کے لیے بناتے ہیں۔ وہ دوا جو زخم کے اچھا ہونے کے لیے لگاتے ہیں یعنی حضرت شیخ مرحوم کا وجود ہمارے نیلیے موجب تسلی اور غمزدہ دلوں کے لیے روحانی اور شافی و کافی دوا و مرہم کی حیثیت رکھتا تھا =

(۱۶۹) عُدّة سامان۔ مقاصد میں کامیابی کا سامان و ذریعہ = عِصمة بچاؤ۔ بچانے کا ذریعہ۔ یقال فلان عِصمة للأرامل

(۱۷۰) وَ غُرَّتُنَا نُقَاوَتُنَا وَ مُخْرَتُنَا وَ زُبْدَتُنَا

نیز آپ ہمارے لیے سردار۔ پسندیدہ۔ عمدہ۔ خلاصۂ کمالات و چیدہ۔

وَصَفْوَتُنَا وَ اُسْوَتُنَا وَ جُنَّتُنَا وَ مَجْعَمُنَا

برگزیدہ۔ نمونہ و مقتدیٰ۔ جُنّت اور پناہ گاہ تھے

(۱۷۱) حَیِیتَ وَ اَنتَ زَهْرَتُنَا وَ نَضْرَتُنَا وَ بَهْجَتُنَا

آپ نے ایسی زندگی گزاری کہ آپ ہمارے لیے رونق۔ خوبصورتی۔ شادمانی۔

وَ رَوْعَتُنَا بَشَاشَتُنَا وَ جِدَّتُنَا وَ مِيسَمُنَا

رُوحانی حُسن۔ خوشی۔ جدتِ مسّرت اور جمال باطنی کا باعث تھے

(۱۷۲) وَ رَوْنَقُنَا غَضَارَتُنَا بَضَاضَتُنَا نَضَارَتُنَا

نیز آپ ہمارے لیے باطنی رونق۔ راحت۔ خوشحالی۔ شادابی۔

طَرَاوَتُنَا وَ عَظَمَتُنَا بَصِيرَتُنَا وَ مَوْسِمُنَا

تر و تازگی۔ عظمت۔ بصیرت اور عظیم عید کے موجب تھے

---

ان کی حفاظت کرنے والا ہے۔ ان کے لیے بمنزلۂ پناہ گاہ و ملجا ہے۔ نُخْبَة برگزیدہ۔ چُنا ہوا۔

(۱۷۰) غُرَّة یقال فلانٌ غرّةُ القوم ای شریفهم وسیدهم۔ منتخب چیز۔ قوم کا سردار۔ نُقَاوَة پسندیدہ کسی چیز کا عمدہ اور بہتر حصہ۔ قالوا نقاوةُ الشئ خیاره وخلاصته۔ مُخْرَة هو الشئُ الذی تختاره۔ پسند کی ہوئی چیز۔ زُبْدَة خلاصہ۔ عمدہ۔ صَفْوَة خالص۔ برگزیدہ۔ منتخب۔ اُسْوَة نمونہ۔ مثال۔ وہ جس کی پیروی کی جائے۔ مَجْعَم پناہ گاہ۔ وفی القاموس المجعَم الملجأ۔ قال الامام الادیب المشهور ابو الفرج قدامة بن جعفر البغدادی فی کتابه جواهر الالفاظ ص۲۸۹ فی باب خیار الشئ یقال خیار الشئ ومختاره ونخبته و نقاوته وصفوته وخالصه وغرته و زبدته ومخرته۔

(۱۷۱) اَنتَ مبتدا ہے اس کے بعد شعر ہذا میں اور اگلے شعر میں ہر کلمہ اس کی خبر ہے۔ بعض میں حرفِ عطف متروک ہے اور بعض میں مذکور ہے۔ ان میں سے اکثر مصدر ہیں ان کا حمل مبالغۃً ہے مثل زَیْدٌ عَدْلٌ۔

زَهْرَة پھول۔ رونق۔ نَضْرَة چہرے کی تر و تازگی۔ خوبصورتی و خوشنمائی۔ بَهْجَة خوبی اور حُسن۔ شادمانی اور خوشی۔ رَوْعَة حُسن و جمال میں سے حصہ۔ پسندیدگی۔ بَشَاشَة خوشی۔ خندہ پیشانی۔ جِدَّة نیا ہونا۔ مِيسَم الحسن والجمال۔ ان سب کلمات کا اطلاق بطور مبالغہ ہے۔

(۱۷۲) غَضَارَة آسودہ حال ہونا۔ اچھی زندگی والا ہونا۔ نعمت۔ آسودہ زندگی۔ وُسعت و آسودہ حالی۔ بَضَاضَة تازو

(۱۷۳) وُوُصْلَتُنَا اِلٰی کَرَمٍ وَسِیْلَتُنَا اِلٰی نِعَمٍ

آپ ہمارے لیے نیکی تک پہنچنے کا سبب ۔ حصولِ نعمت کا وسیلہ

ذَرِیْعَتُنَا اِلٰی اِدْرَاكِ مَغْزَانَا وَاَیْھَمُنَا

علمی و دینی مقصود پانے کا ذریعہ اور نہایت بہادر سردار ہیں

(۱۷۴) جَزَاكَ اللهُ یَا شَیْخِیْ. بِمَا قَدْ كُنْتَ تَھْدِیْنَا

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے ۔ اے شیخ مرحوم ۔ اس بات پر کہ آپ ہماری رہنمائی کرتے تھے

وَتُوَجِّھُنَا وَتَنْصُرُ دِیْنَنَا نَصْرًا وَتَرْعَمُنَا

اور ہمیں وجیہ و معزز بناتے ہوئے دین کی نصرت اور ہماری رعایت و نگرانی کرتے تھے

(۱۷۵) وَلَسْتَ بِمَیِّتٍ یَا شَیْخُ. اِذْ طَوَّقْتَنَا الْاَطْوَا

اے شیخ مرحوم ۔ آپ مرے ہوئے نہیں ۔ کیونکہ آپ نے ہر مسلمان کے گلے میں

قَ مِنْ عِلْمٍ وَاِحْسَانٍ وَفَیْضٍ فَھِیَ تَتَخِّمُنَا

علم و احسان و فیض کے وہ حسین ہار ڈال دیے ہیں جو ہمیں سدا مزین کرتے رہیں گے

---

نعمت کی زندگی = نَضَارَۃ خوبصورتی و رونق ۔ دولتمندی ۔ تروتازہ ہونا ۔ شگفتہ ہونا ۔ شاداب ہونا = طَرَاوَۃ تروتازگی ۔
قال ابوالفرج البغدادی فی باب النضارۃ وحسن المنظر من کتاب جواہر الالفاظ ص۲۸۰ یقال له نضارۃ وبضاضۃ و زھرۃ ونضرۃ وبھجۃ وغضارۃ وضیاء ورونق وبشاشۃ وطراوۃ وجدۃ ورواء وزینۃ ولباقۃ وروعۃ وصفاء کل ذلك بمعنیً انتھی = وقال ایضا یقال اشرب لونه بضاضۃ وبشاشۃ = مَوسِم ۔ مجتمع الناس ۔ وقت اجتماع الحاج ۔ العید الکبیر ۔
موسم کا اطلاق شیخ مرحوم پر بطور تشبیہ کے ہے ای حیاۃ الشیخ کانت لنا مثل العید الکبیر ۔

(۱۷۳) مغزی مقصد ۔ مراد = اَیْھَم بہادر ۔ شجاع ۔ قال الثعالبی فی فقه اللغۃ الایھم ھو الشجاع ۔

(۱۷۴) توجھنا ای یجعل کلَّ واحدٍ منّا وجیھًا یقال اَوجَھه اِیجاھًا وجیہ بنانا ۔ عزت والا بنانا = نصرًا مفعول مطلق ہے ۔ ترعمنا ای ترقبنا وترعانا ۔ رعایت کرنا ۔ حفاظت کرنا ۔ خیال رکھنا =

(۱۷۵) تَطوِیق کا معنی ہے گلے میں طوق پہنانا = اطواق جمع ہے طوق کی ۔ گلے کا زیور ۔ ہار = تَتَخِّمُنا ای تُزَیِّنُنا یقال تخم الثوب نقش ونگار کرنا اور مزین کرنا =

(۱۷۶) أيا شيخَ الشيوخ اذهب فلستَ بغائبٍ عنّا

اے شیخ شیوخ، جائیے سفر آخرت پر۔ آپ ہم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتے

وكيفَ وفيضُ علمِك لم يزل كالمزنِ يُسجِمُنا

اور کیونکر غائب ہو سکتے ہیں جبکہ آپ کا علمی فیض سدا ہم پر بادل کی طرح برستا ہے اور برستا رہے گا

(۱۷۷) سقاكَ سحائبُ الرضوانِ والغفرانِ والحُسنى

دُعا ہے۔ کہ آپ کو سیراب کرے رضوان اللہ۔ مغفرت اور نیکی کے بادل

وآتاكَ القصورَ بجنّةِ الفردوسِ مُلهِمُنا

اور ربِّ مُلہم آپ کو جنت الفردوس میں عالیشان محلات نصیب فرمائے

(۱۷۸) فربِّ اجعل ضريحَ الشّيخِ روضةَ جنّةٍ وابذُل

اے اللہ۔ شیخ مرحوم کی قبر کو جنتی باغیچہ بنا دیجئے۔ اور عنایت فرمایئے

له روحًا وريحانًا وراحًا انت مُنعِمُنا

انھیں روح و ریحان اور جنتی شراب۔ آپ انعام کرنے والے ہیں

(۱۷۹) سقى الوسميُّ قبرَ الشّيخ ما دامت سماواتٌ

بہار رحمت کی بارش شیخ کی قبر کو اُس وقت تک سیراب کرتی رہے جب تک آسمان قائم ہوں

وما غنّى العنادلُ والهزارُ وفاحَ عندمُنا

اور جبتک عنادل ہزار داستان نغمہ سنج ہوں۔ اور خوشبودار عندم پودا مہکتا رہے

---

(۱۷۶) يُسجِمُنا ای یمطرنا۔ بارش برسنا برسانا۔ یقال اسجمت السحابۃ الماءَ اسجامًا دیر تک برسنا برسانا والتقدیر یسجم علینا فحذف علی وعدی الفعل بنفسہ مثل واختار موسیٰ قومہ =
(۱۷۷) سقیٰ متعدی ہوتا ہے ایک مفعول کو بھی اور دو مفعول کو بھی یقال سقیتہ الماء پانی پلانا۔ نیز سقیٰ کا معنی ہے بارش بھیجنا اور برسانا۔ سقیٰ کا فاعل سحائب ہے۔ نیز جائز ہے کہ اس کا فاعل اس شعر کے آخر میں مُلہِمُنا ہو اسی طرح آتاك کا فاعل بھی ملهمنا ہے بطریق التنازع۔ اس تقدیر پر لفظ سحائب بارش سے کنایہ ہوگا اور تقدیر اول کے پیش نظر سحائب سے بادل مُراد ہے۔ (۱۷۸) ضَریح قبر = رَوح آرام۔ نرم ہوا۔ خوشی و رحمت و مہربانی = رَیحان خوشبودار پودا۔ یہ پھول سے بھی کنایہ ہوتا ہے = الراح خوشی۔ نشاط۔ شراب۔ یہاں مراد جنتی شراب ہے۔
(۱۷۹) الوَسمِيّ موسم بہار کی پہلی بارش = عنادل جمع ہے عندلیب کی۔ عندلیب معروف خوشنما و خوش آواز پرندہ ہے اسے بلبل بھی کہتے ہیں = ہزار بلبل۔ ہزار داستان۔ یہ عطف تفسیری ہے = فاحَ صیغہ ماضی ہے۔ یقال فاح المسك مشک کا مہکنا اور پھیلنا۔ عندم دم الاخوین۔ یہ ایک خوشبودار و خوشنما معروف پودا ہے =

تمّت بالخیر